بعون صانع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان نسخہ
فرس نامہ رنگین
١٩٠٣
مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا
MOONIS BOOK DEPOT

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو
روان تا حشر میرا گر قلم ہو

کہان قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اُسکی کرے صنعت نمائی

سب اُس وادی مین اچنبھا گئے ہین
فرس کو فہم کے دوڑا گئے ہین

بہت سی سب نے اسمین خاک چھانی
ولے کچھ اُسکی ماہیت نہ جانی

ہوئی کب حمد کے قابل زبان ہو
یہ خود کیا ہے اور اُسکا کیا بیان ہو

کوئی ہر چند دھیان اپنا لگاوے
نہ پاوے کنہ کو اُسکی نہ پناوے

شجر یان فہم کا پھلتا نہین ہے
یہان کچھ عقل کا چلتا نہین ہے

بھلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہے یان بندگی اور وان خدائی

یہان جو کچھ کیا ہے اُسنے پیدا
کیا ہے کب کسی پر سب ہویدا

مگر جسکو محمد کر کے بولا
کچھ اپنا اُس ہی پر احوال کھولا

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لکھون نعت اُنکی مین کسطرح ساری
براق ادنی تھا جسکی اک سواری

بڑا ہے عرش سے بھی اُنکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہے بنایا

بظاہر گرچہ وہ اُمی تھے لیکن
بھرا تھا علم سے کل اُنکا باطن

وہ باتین اُنکے تھین نزدیک آسان
کہ جنکو کر سکے مطلق نہ انسان

بیان اُنکے کرین کیا تمسے اوقات
یہ اُلفت اُنکو تھی ہمسے کہ دن رات

جناب کبریا مین کر کے زاری
طلب کرتے تھے آمرزش ہماری

اگر حامی نہوتے ایسے کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

بہی کتنے گئے اِس غم سے روتے
کہ اے کاش اُنکی ہم اُمت مین ہوتے

تلف یون ہی ہوئی سب اُنکی رقت
برآویگی مگر عیسیٰ کی حسرت

سراہین اپنی ہم قسمت کو رنگین
کہ اُمت مین ہین ہم اُنکی بے کین

یہ خواہش بس چاہتی ہیگی مری فکر
کہ اصحابونکا اُنکے مین کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذوالفقار دلدل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چارون یار یکتا تھے اسطرح
بعینہ تجھسے مین کہتا ہون جسطرح

پیغمبر جان تھے اُن سبکی لاریب
وہ عنصر چار تھے ہر چار بے عیب

بری تھے بغض سے اور وہ حسد سے
لگے جو چاہے کوئی انکو کرے

خصوصاً نہین نبی کا تھا جو بھائی
کہون کس منہ سے مین اسکی برائی

کہون وصف انکا جو کچھ ہو وہ تھوڑا
کہ دلدل جسکے تھا چڑھنے کا گھوڑا

نہین پاتا ہون مین آشنا زبان کو
اور اس اپنی زبان کج مین بیان کو

کہ یہ اسکا کرے کچھ وصف تحریر
بھلا یہ کیا ہے اور کیا اسکی تقریر

بیان اسکا خدا ہی سے ہوا ہے
دیا کچھ مصطفےٰ ہی سے ہوا ہے

غرض جب ہو چکے سارے پیمبر
ہوے تب خلق مین پیارے پیمبر

سب اصحابونکے پیچھے یون ہی بیشک
علی کو جان رکھ اور کر نہ بک بک

کوئی اس بات کو سمجھے کسیطرح
سمجھ ہمنے لیا اسکو اسی طرح

نبوت جو ہوئی آخر نبی پر
خلافت ختم ہی وونہی علی پر

بس آگے تو زبان مت کھول رنگین
یہ ہی جاے ادب مت بول رنگین

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہی تو نے یارب مجھکو سب کچھ
طلب کرتا نہین مین تجھسے اب کچھ

مگر اک آرزو میری بڑی ہی
کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہی

سوا اسکے نہین اب اور یارا
کہ عرض اپنی کرون تجھسے دوبارا

حواس اور ہوش کو آپ اپنے کھو کر
یہ اب مین مانگتا ہون تجھسے رو کر

جہان سے مجھکو با ایمان اٹھانا
وگرنہ کچھ نہین میرا ٹھکانا

الٰہی کر قبول اس مدعا کو
اجابت کے لگا پر اس دعا کو

مری یہ عرض ہی اب تمسے یارو
رکھو تم دھیان سے گر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخۂ نادر

تو پھر مین مدعا پر اپنے آؤن
تمھین اک سرگذشت اپنی سناؤن

فلک کے ہاتھ سے مین تنگ آیا
تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا

خیال آیا کہ یہ دنیا ہی فانی
خدا جانے ہی کے دن زندگانی

عبث لہو و لعب مین یونہی دن رات
کرون برباد کیون اپنی مین اوقات

زن و فرزند سب دشمن ہین جسکے
نہین آتا کوئی آڑے کسی کے

الگ ہو جائینگے کھا کھا کے سارے
پڑیگی آفت آ سر پر ہمارے

وہان حالت بنیگی اور اپنی
کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی

کیا دل کو جو اس سودے نے بیتاب
تو بالکل اڑ گیا میرا خور و خواب

یہی تھا سوچ مجھکو کیا کرون مین
گرہ محکم ہے کیونکر وا کرون مین

ہزارون شور سے دل نے بتائے
و لیکن کوئی مجھکو خوش نہ آئے

اذیت جب بہت سی پائی مینے
تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی مین نے

کہ گو رکھتے نہین کچھ پاس توشہ
پہ اب لازم یہی ہی لیجے گوشہ

یہ کہہ کر گھر سے نکلا بے سر و پا
پھرا مدت تلک صحرا بہ صحرا

کوئی مجھکو نظر آتا جو انسان
تو رم کرتا مین اس سے مثل حیوان

کسی جا پر نہ تھا آرام مجھکو
نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھکو

رہا مدت تلک یون خانہ بردوش
مجھے پھر ایک دن جو آگیا ہوش

تو مین نے یون کہا دل سے بتکرار
کہ کب تک زندگی سے رہیے بیزار

کہانتک جوش مستی مین رہیے
بس اب چلیے کسی بستی مین رہیے

پر اس جا تک جو میرا دھیان پہنچا
یکایک لکھنؤ مین آن پہنچا

میان مچھو جو یان اک مہربان ہین
وہ اپنے سب طرح سے قدردان ہین

محمد بخش نام انکا ہی مشہور
میان مچھو ہی عرف انکا بدستور

میان قادر ہین انکے چھوٹے بھائی
انھون مین خوبی انسے ہی سوائی

خدا انکو ہمیشہ شاد رکھے
غم و اندوہ سے آزاد رکھے

یہان دولت کا ہو سامان انکو
وہان ہووے نصیب ایمان انکو

رہے انکو ہمیشہ تندرستی
نہ پھٹکے گرد انکے آکے سستی

گئے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو
رکھا لا میرے آگے مال و زر کو

مجھے وہ دیکھ کر اپنے بہت شاد
کہ بالکل رہا انکو نہ کچھ یاد

رہے آل انکی اور اولاد خرم
زمین خوش وہ ہنو انکو کبھی غم

عزیز اصلا نہ رکھی مجھسے کچھ شرم
جو ہو تو آدمیت انمین بس ہے

غرض جو انکا تھا سو تھا وہ میرا
نہ تھا کچھ انمین مجھ مین میرا تیرا

بہر صورت مری گردن پہ ہر آن
انھون کا ہے بہا نتک بار احسان

کہ اب سر کو اٹھا سکتا نہیں مین
یہ سچ ہے واہی کچھ بکتا نہیں مین

اٹھاتے تھے وہ ہر اک بات میری
خوشی سے کاٹتے اوقات میری

وہان جو شی مجھے ہوتی تھی درکار
مہیا بن کے ہوتی تھی سو بار

غرض جبتک ہا مین اس کا مین
تو گویا تھا بہشت جاودان مین

قضا را ایک دن جو وہ سخندان
لگے پڑھنے اٹھا کر سیر دیوان

فسانہ کل پہلے ہی آیا
نہایت طور اسکا انکو بھایا

زبس گھوڑے سے تھا انکو بہت ذوق
سواری کا بہت رکھتے تھے وہ شوق

لگے وہ مجھسے کہنے ہنس کے یون جی
کہ نثر اسکو کہا ہے تو نے کیون جی

ہماری خاطر اسکو کیجیے نظم
بہر صورت اسے کر دیجیے نظم

کہا مین نے مجھے جتنا تھا معلوم
کیا تھا نثر مین مین نے وہ مرقوم

سو وہ کیا ہے جسے نظم اب کہون مین
یہی لازم ہے بس اب چپ ہون مین

مکرر جب کہا مجھسے بہت
تو کی انکی لیے مین نے یہ محنت

کیا خاطر سے انکی عزم بالجزم
وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا لزوم

کبھی ہو رزق کا اسکو نہ توڑا
بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا

در بیان وصف اسپان

پڑھ اول عادیات آنکھین نکر بند
خدا نے کھائی ہے گھوڑے کی سوگند

عزیز انکو رکھا ہے مصطفے نے
بہت چاہا ہے انکو مرتضے نے

نہیں انسے ہے بہتر کوئی حیوان
جو بہتر ہے تو ہے بس انسے انسان

کرے جو طبع کے گلگون کو گورا
وہ مجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا

جہان مین جسقدر گھوڑے ہین بیمار
تو انکے حال سے ہو جا خبردار

کل انکے عیب کی اک پانچ ہین قسم
سو ہر اک کا بتا دیتا ہون مین اسم

کرونگا پانچ فصلون مین بیان ہر
مفصل تجھے تا سب ہو عیان پھر

مقرر عیب گھوڑے کے ہین لاریب
سر سب عیبون کے ہے بھونری کا عیب

خلل ہے دوسرا بڑھکر برے کا
تو ٹھے کا ہے اور وہ موتڑے کا

قباحت تیسری صورت کی ہے یار
کہ ہو دل دیکھتے ہی جسکو بیزار

خلل چوتھا جو ہے وہ رنگ کا ہے
بس آگے پانچوان بھونڈ ھنگ کا ہے

فصل اول در بیان بھونری ہاے بیجاے مو

کرون مین فصل اول مین بیان وہ
کہ جو مشہور ہین سب بھونریان وہ

وہ ماتھے پر ہے بھونری گھوڑے کے ایک
تو بد کہتا نہیں کوئی اسے نیک

وگر ہے پاس اسکے دوسری یار
تو لیتے کانہ کر قصد اسکے زنہار

اگر وہ تین یا ہین پانچ یا چار
تو سب کا ایک ہی ہے حکم اے یار

مثل کہتے ہین بکن انکو خوشہ
نہیں لیتے اسے لیتے ہین گوشہ

اسے کہتے ہین وہ گر اہل پنجاب
مساوی جانتے پر وہ ہین لجاب

کوئی وکھ انکو نیچے اوپر اکھڑ
یہی کہتا ہے سینگن ہے نہ جیتھڑ

کوئی کہتا ہے جمپا سینگن اسکو
کوئی کہتا ہے قینچی ای انکو خو

کوئی کہتا ہے نیند ھا ہے مقرر
نہ لو اسکو کہ مارے گا یہ ٹکر

کوئی ماتھے مین جو ہر دیکھ کر بار
کہے ہے مین نہیں اسکا خریدار

کوئی عاقل اسے لیوے عجب ہے
کر ڑھا سینگن یہ آفت ہے غضب ہے

گئی ہے بات نزدیک اپنے یہ چھن
مقرر بار تو جان اسکو سینگن

جھکائے جبکہ نیچے کی طرف کان
اگر آجاوے وہ نیچے ہی وہی جان

نہ آوے کان کے نیچے تو ہے اور
اسے کہتے ہین آنسو ڈھال کر غور

سو آنسو ڈھال کچھ ایسا نہین عیب
اُسی بھونری کو خوش ہو کے مو سارے
وہ خواہی ایک ہو اور خواہ دو چار
مبارک جانکر کہتے ہین اچھا
تلے اُسکے جو ہو چھاتی کے اندر
بس اُس گھوڑے کو تو لینا نہ زنہار
بغل ہین جسکے بھونری کا خلل ہے
سوا اسکے مسادی جانتے ہین
کھڑے اک دم نہین اُس پاس رہتے
اور آوے تنگ کے باہر نظر جب
تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہے
جو رُخ نیچے کو اُس بھونری کا ہو یار
جو مُنھ اوپر کو ہے تو ہے بُری قسم
تلے پر ڈنڈ کے جو ہو بدستور
کہون نام اُسکا وہ بھونری ہے سُنج بل
تو نام اُنکا ہے اریل اُنکو پہچان
جو ہے دونون طرف اُس سے مت بھاگ
غرض جسکے ہو وین بھونریان طاق
اب اُس بھونری کا مین تجھسے کہون ڈھنگ
خصوصاً راجپوتونکی یہ ہے جڑ
نہین پہچاننا کچھ اُسکا دشوار
اُسے بد جانتے ہین خاص اور عام
شریعت کے بموجب ہین یہ دو بد

وے ہندو سمجھتے ہینگے لاریب
مثل ہمیان زر کہتے ہین پیارے
یہی ہے نام اُسکا اے مرے یار
سمجھتے ہین اُسے دولت کا گچھا
تو ہر دو اوّل ہے تو اُس سے بہت ڈر
بشرطے دیوے مین اُسپر نہو یار
مثل کہتا اُسے گندہ بغل ہے
وہ خوب اُسکو نہ بد ہی مانتے ہین
زبان اپنی مین ہین گوم اُسکو کہتے
تو گنگا پاٹ اُسے کہتے ہین وہ سب
تو وہ دونون یہ ہے یا ایک پر ہے
تو گھونٹا گاڑ نام اُسکا ہے زنہار
سمجھ گھونٹا اُکھاڑ اُسکا ہے یہ اسم
تو اُس گھوڑے کو تو مطلق نہ کر دور
بھاانتک جی مین آوے اُسپہ تو چل
و گر ہے ایک تو بد اُسکو تو جان
کہ ہے وہ یمن کہتے ہین اُسے ناگ
تو اُس گھوڑے کو مت ہو کے مشتاق
سبھر جسکو کہتے ہین چیتر نانگ
کہ دیکھ اُسکو لگے ہے اُنکو ڈر
تلے جو زین کے آوے سو ہے یار

اگلے کے نیچے جو بھونری ہو اُسکو
سمجھتے ہین غرض سب لوگ سے خوب
پھر اُسکے نیچے گردن کے جو ہو پیچ
اگر ہے نام سے بھی اُسکے کچھ کام
اُسے سب جی کا دشمن جانتے ہین
کہ وہ پیدا کرے ہے اُس سے صد مین
اُسے لیتا نہین وہ ویکے اک ماش
تلے جو پیٹ کے بھونری ہو چھوٹی
سو اُس قوم کے اور دن کے نزدیک
نہین رکھتے ہین اصلا نام اُسکو
ذرا سُن ہوش سے اے مرد کامل
نہ ڈر بھونری سے وہ تو خوب ہےگی
جو سستا بھی ملے تو لے نہ زنہار
وہ گھوڑا یا کہ اونچا ہو و یا پست
جو جڑ پر بھونریان کانون کے ہون دو
اگر بھونری ہے جڑ مین بال کی ایک
جو ہون طاق اک طرف اور اکطرف جفت
و گر وہ جفت ہین تو اُسکو تو رے
تجھے آگاہ کر دون اُس سے پیارے
یہ ہے بدبین اُسے ہرگز نہ لینا
بُرا کہتے ہین اُسکو لوگ ڈر کر

دربیان عیوب شرعیہ اسپ

مفصل اُنکو لکھدیتا ہون بے کد
مسا[illegible] ہوا ہین اک ور عیب ہی ایک

کہا کرتے ہین گنٹھی سارے ہندو
اُسے کوئی نہین کہتا ہی معیوب
تو اُس بھونری کو سب اشراف مین ہیچ
تو سُن رکھ دیوے اُسکا ہے بس نام
وہ ہے بدبین اُسے سب مانتے ہین
نہین باعث سے اُسکے ہوتی بدبین
و لیکن وہ مثل جو ہے قزلباش
تو اُسکو مرہٹے کہتے ہین کھوٹی
کچھ اُس بھونری کی بدبینی نہین ٹھیک
بہت لیتے ہین دیکر دام اُسکو
اُسے پہچاننا ہے سخت مشکل
کہون اب اُسکو جو معیوب ہےگی
بُرا ہے وہ نہو اُسکا خریدار
بلاشک جان تُو سے یہ ہے زبردست
و یا ہون پشت سر پر اے نکو خو
تو بس سانپن ہے وہ ہرگز نہین نیک
تو اُس گھوڑے کو تو ہرگز نہ لے مفت
فروشندہ جو کچھ چاہے وہی دے
اُسے بد جانتے ہین لوگ سارے
اُسے بستی مین رہنے بھی نہ دینا
جو وہ ہوتی ہی بھونری سانپ کی
وہ بھونری ڈنک اُسکی جاڑ ایسی ہے بدنام
رکھو یاد اُنکو سُنکر سب بد و نیک

جو ہو ارجل تو ہو بدیمن لاریب
وگر ہو بدرکابی تو وہ ہے عیب

بموجب شرع کے عیب انکے ہین اور
نہین کوئی کیا ہے خوب ہی غور

حدیث انکے تو حق مین ایک آئی
نہین اور ونکے حق مین کوئی بھائی

شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہے
نہین جنکا عمل انکو خلل ہے

سراپا فصل دویم مین ہویدا

فصل دوم در بیان ٹہآ و موتڑا وغیرہ

بیان ٹہے کا ہے اور موتڑے کا

جو سمجھے تو میرے کہنے کو کچھ حال
کہون تو موتڑونکا تجھسے احوال

پچھاڑی پانو کے گھٹنون کے اندر
رگین ہوتی ہے تازی کے مقرر

اگر وہ پھول جاوین تو وہ ہے روگ
انھین کو موتڑا کہتے ہین سب لوگ

جو کم ہو تو نہین ہے عیب چندان
ولیکن گر بڑی ہون تو ہے نقصان

انھیں کے متصل تو خوب کر غور
جو نکلے جوڑ مین سے استخوان اور

تو اسکو جان تو ٹہا ہے بیشک
نہ سن ہرگز فروشندہ کی بک بک

ولیکن ہے جو نوک اسمین تو ہے لنگ
اسے تو لیکے ہوگا زیست سے تنگ

جو ہے ہموار اسکو جان چپٹا
بذوق اسکو جہان چاہے تو جھپٹا

یہی کہتے ہین وہ جو ہینگے عاقل
کہ ہے پہچاننا ٹہے کا مشکل

جو سچ پوچھو تو ہان اپنے بھی نزدیک
نہین کچھ اسمین شک یہ بات ہے ٹھیک

جو ہاتھونکے ہون گھٹنو مین بدستور
تو اس گھوڑے سے بھی تو بھاگ جا دور

سبب ہے یہ کہ اسکو زانو شہ ہے
اسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہے

نلی مین سے جو ابھرے ہڈی فی الحال
تو بیل ہڈی اسے کہتے ہین دلال

اسے اسواسطے کہتے ہین کم عیب
کہ ہوتی ہے وہ اچھی جلد لاریب

ولے انگریز کہتے ہین اسے بد
کہ نزدیک انکے ہے یہ عیب بیحد

اگر موٹی ہون بھون ہاتھونکے سم کی
تو گھوڑا اور رکھ اک اسکا ٹمکی

نہین گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
پچکا دل ہے بہت کر اس سے خطرا

وگر ہے پانون کی بھونکا یہی حال
تو وہ گھوڑا کسی کو مفت دے ڈال

وہ پشتنگ ہے اسے مت جان تو کم
جو حق کہنے کا ہے سو کہہ چکے ہم

اگر پشتنگ سے اوپر ہے کچھ اونچا
تو کہان ٹھونکو تو نے کیون ہے سوچا

نہین پشتنگ اسے کہتے ہین گانٹھا
تو اسکا مطلقاً تو غم نہ کھانا

زبس پشتنگ سے ہوتا ہے وہ اوپر
تو وہ لنگڑا نہین ہوگا مقرر

جیے گا جب تلک یون ہی رہیگا
جو دانا ہے اسے گانٹھا کہیگا

جو ہاتھ اور پانوکے ٹخنون کے اوپر
کچھ اونچا سا ہوا اندر اور باہر

اور انڈے سے زیادہ ہووے یا کم
تو اسکا دل مین تو مطلق نہ کھا غم

وہ ظاہر ہین اگرچہ عیب سا ہے
پہ باطن مین بہر صورت بھلا ہے

مسلمان اور ہندو اسکو ملکر
کہا کرتے ہین بیضہ ای برادر

اگر گھوڑا کسی کا ہو تھنی کا
تو کہتے ہین کہ سر کھاوے دھنی کا

کہے تو جسطرح مجھپر عیان ہے
بتا دون مین تھنی ہوتی جہان ہے

ادھر کو نائزہ کے اور ادھر کو
ذرا تو غور سے دیکھ ای نکو خو

برابر تخم خرمے کے ہو یا کم
جو ہے تو ہے یہی ای یار ہمدم

نہایت ہی تھنی چھوٹی اگر ہو
تو کہتے ہین منی سب لوگ اسکو

نہین کرتے ہین خطرہ کچھ منی سے

فصل سوم در بیان عیبہاے صورت

منی کو جانتے ہین کم تھنی سے

سراسر فصل سویم مین بہ تکرار
بیان اس عیب کا ہے ای گہربار

کہ گھوڑا جس سے بدصورت نظر آئے
بشرطے دیکھے اسکو صاحب رائے

بڑے ہون دانت جسکے حد سے پیارے
شتر دندان اسے کہتے ہین سارے

اگر اونچا ہو وہ ماتھے کا یارو
سنل کہتے ہین تم پیشانی اسکو

وہ کہتے ہین سب اہل بصارت
کہ یہ گھوڑا کریگا کچھ شرارت

پریشان گوش ہے وہ ای سخندان
کشادہ اور ڈھیلے جسکے ہون کان

اُسے سب کہتے ہین اہل ولایت
کہ ہی مضبوط یہ گھوڑا نہایت

پسند اُسکے سوا کرتے نہین اور
مری بھی جہ ہو کرتا ہون مین جب غور

وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہی کنڈا
اُسے کوئی نہین کہتا ہی اچھا

کمین ہین تختہ گردن اُسکو لاجب
ولے مطلق نہین سنلو نہین کچھ عیب

بہت اونچے ہون شانے جسکے حد سے
نظر وہ دیکھنے مین آدین بد سے

جو پوچھے کوئی کیا ہی یہ بتا نا
تو کہہ تو یہ ہی گھوڑا گاؤ شانا

مسعر مرغ پا کہتے ہین اُسکو
کہ جسکے ہو دین سیدھے پانون دونو

بہت سیدھے ہون اور خم انہین ہو کم
تو کہیو مرغ پانون اُسکو بے غم

کہے تو تجھکو بھی اُسکو بتا دون
کہا کرتے ہین سب جسکو تبر گون

وہ گھوڑا جسکا پیچھا ہو نکھونٹا
تبر گون ہی مقرر نام اُس کا

نہ لے سوداگر اُس گھوڑے کو زنہار
کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہی تیار

جو گھٹنے پانون کے ٹکرائین باہم
تو پھر ہی وہ کلچ تو کھا نہ کچھ غم

وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو مست
ولیکن ہی وہ چلنے مین زبردست

سپاہی کے تو ہی وہ کام کا یار
ولے سوداگر اُسکو لے نہ زنہار

بہت سا جسکی ہووے پشت مین خم
تو جان اُسکو کہ پلہ کش ہی یہ کم

مغل شب زین نشست اُسکو ہین کہتے
تعجب سے ہین سارے دیکھو رہتے

اُسے کہتے ہین ہندو ہی یہ اچھا
تو اُس گھوڑے کو گنتے ہین وہ کچا

لگا ہو پیٹ جسکا پیٹھ سے یار
فلاح اُس سے نہو گی تجھکو زنہار

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا

سمجھ اُسکو تو یہ آہو شکم ہی
یقین پھر جان رکھ کھاتا بھی کم ہی

جہائی سُم اُسے کہتے ہین سارے
کہ جسکے نیلے سُم ہوتے ہین پیارے

ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یار
بہت چلنے سے ہوتا ہی وہ ناچار

سمون مین جو نسے گھوڑے کے خم ہو
تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو

بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان
اور اُس گھوڑے کو اپنے خرسمہ جان

کشادہ رو اُسے کہتے ہین دلال
کہ چھدرا پانونکو چلتا ہی وہ چال

تو اہل ہند اُسے کہتے ہین سب عیب
مغل اچھا اُسے کہتے ہین لاریب

صواب و در عیب نگتا ہین جو ہی یار
کرون فصل چہارم مین وہ اظہار

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

ستارہ لوگ کہتے ہین اُسے سب
کہ جو جاوے انگوٹھے کے تلے دب

تو بے مطلق اُسے میرا کہا مان
نہایت نحس اور بد بین اُسے جان

جواب اُسکا بتا دین پانون مین جو
تو عاقل دھیان مین لاوین نہ اُسکو

جو ہی اُس سے بڑا تو ہی وہ چپل
اُسے لے لے نہین کچھ اُسمین ہلچل

اگر آنکھون تلک جوڑا ہی قشقا
تو ہی وہ ماہر دو وہ بھی ہی اچھا

بظاہر دیکھنے مین وہ بُرا ہی
ولے باطن مین وہ بیشک بھلا ہی

اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہمرنگ
تو لینے کا نہ کر تو اُسکے آہنگ

خبردار اُس سے رہ ہی عیب سب
سبھی لوگ اُسے کہتے ہین عقرب

سفید ایک آنکھ جس گھوڑے کی ہووے
تو لازم ہی کہ مالک اُسکا رو دے

یہ سب کہتے ہین گھوڑا ہی یہ طاقی
رکھیگا کچھ نہ اُسکے گھر مین باقی

فروشندہ کو تو سو کے پانچ مت دے
بہت بد بین ہی اصلا نہ تو لے

یہ دونون سے وہ آدم چشم گر بچ
تو مطلق اُس سے مت ڈر وہ خبر ہی

جو ہر چند باطن مین بھلا ہی
یہ ظاہر دیکھنے مین وہ بُرا ہی

اگر ہووے سفید اک ہاتھ وایان
تو بس گلدست جانے اُسکو انسان

گران یہ ہاتھ آوے تو نہین قہر
ولے برعکس اُسکے ہی تو ہی زہر

سرک جا پاس سے اُسکے تو کر جست
حذر کر اُس سے وہ گھوڑا ہی چپ دست

ولیکن وہ سفیدی ہو مگر حال
تو جان اُسکو بدم کہتے ہین دلال

نہ ہو ہی سب تو ہو اُسکے نزدیک بہتر
سُنا ہی مین نے لوگون سے مکرر

ولیکن جو نسل ہو اہل ایران
یہی کہتا ہو اسکو دیکھ ہر آن
برد کاین اسپ تیل نابکارست
نمیگیرم کہ بابا خال دارست

کسی کا پانون گر ہووے سفید ایک
تو اسکو بھی نہ جان ای یار نیک
نہین ہو داہنے بائین کی کچھ قید
برابر ہی نہ رکھ تو اس سے امید

اُسے پہچانتے ہین لوگ سارے
بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
سبب ہی یہ کہ ارجل ہی وہ کمبخت
نہ لے اسکو کہ بس یہ عیب ہی سخت

کہے گر کوئی اگر تجھکو ای جان
جواب اُسکا ہی ماتھے پر تو مت مان
پیمبر نے کہا اُسکو برا ہی
اب اُسکے عیب مین تکرار کیا ہی

اگر ہی ستور گھوڑا یا کہ سنجاب
تو سارے اہل ہند اور اہل پنجاب
برا اُسکو نہین کچھ جانتے ہین
ولیکن اہل ایران مانتے ہین

وہ کہتے ہین یہ اِس خاطر برا ہی
یزید اِس رنگ پر اکثر چڑھا ہی
جو آوے رنگ مین گھوڑے کے تکرار
تو کہ سب سے کمیت اچھا ہی ای یار

اگر ہی خنگ تو کیا تجھکو غم ہی
سمند اچھا ہی گو پر اُس سے کم ہی
مبصر جتنے ہین کہتے ہین وہ یون
کہ ہی بعد اُسکے ابرش اور کالون

اور اُسکے بعد پر ابلق ہی اور بوز
ولیکن بوز وہ جو ہو قرہ قوز
ہی اُسکے بعد مشکی اور قلا
اُتر دونون سے ہی گرا اور سبزا

سُرنگ ان سب سے گو گر کچھ ورے ہی
نمود اُس سے اِدھر ترغہ کے ہی
کم ان سب سے ہی چکلیان اور چال
نہین ہین بعد انکے اور کچھ مال

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہی
بتاؤن جسطرح مجھپر عیان ہی

فصل پنجم در بیان عیوب خمسۂ مشہور

غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب
بیان اس فصل مین انکا ہی لاریب
وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا
کہ جو کرتا ہی اول لنگ تھوڑا

چلے جب تک کہ وہ گھوڑا امنزل
تو ہی پہچاننا سخت اُسکا مشکل
خدا نا کردہ گر کمرشی ہو گھوڑا
تو ہانکے ونچے پر اُسکو کر کے کوڑا

چڑھے گر صاف تو کرہی نہین ہی
جو ہی برعکس اسکے تو یقین ہی
دیا باندھ اُسکو لیکر تھان پر یار
رہ اُسکے پاس بیٹھا شب کو بیدار

اُٹھے گر بیٹھ کر وہ صاف تو وے
وگر برعکس ہو تو پھیر ہی وے
یقین جان اُسکو جو گھوڑا ہی کمخور
تو بس وہ سارے گھوڑون سے ہی کمزور

بہت جو کھائیگا سو ہوگا موٹا
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
کوئی سوداگر اُسکو کہین جلے
وے کمخور سے ہرگز نہ پھل پے

نہین کمخور کی کچھ اور پہچان
وہ کم کھاتا ہی پہچان اُسکی ہی جان
مگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جو لید
اُسے کہتے ہین یون ہی جنکو فہمید

کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کمخور
یقین یہ ہی کہ ہوگا سب سے کمزور
اگر ہی کوئی دندان گیر گھوڑا
تو وہ گھوڑون مین ہی بےپیر گھوڑا

کرون پہچان کیا مین اُسکی مرقوم
وہ خود ہو جاویگی اکدم مین معلوم
نہین چھٹیگی خو اُسکی یقین ہی
بجز مرگ اُسکا چھٹکارا نہین ہی

بدی سب اختہ ہونے سے ہی جاتی
مگر جو کاٹتا ہی عیب ذاتی
زیادہ اور ہو جاتا ہی ای یار
مکرر آزمایا بلکہ سو بار

نہ پوچھ اب مجھسے تو شبکور کیا ہی
یہی پہچاننا شبکور کا ہی
کہ کمل شب کو ڈال اک اُسکے آگے
وہ گھوڑا دیکھکر اُسکو جو بھاگے

تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہی
نہ بھاگے اُس سے ڈر کے تو یقین ہی
اگر تاریک شب ہی ای برادر
تو ڈال آگے سفید اک اُسکے چادر

اُنھین دلال کہتے پنج ہین عیب
نہین شک اسمین یہ ہین عیب لاریب
اِنھین عیبون سے بھرجاتا ہی گھوڑا
بہت اِنہین سے ہو یا ہووے تھوڑا

ہو گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا
جو پوچھے تو بتاؤن ہی کہانکا

بیان جاہاے اسپ خوب در ہند

سرے تو بھیر اتصل کا ہی گھوڑا
کچھ اسے ڈھل کے بچہ جنگل کا زہی
ادھر کو گوش دل سے جو کرے کان
سپید ہوتا ہی جبتک دانت کچا
جب اُسنے بیچ مین کا دانت توڑا
گرین کو نون کے جب دانت اُسکے سنج
نہین ہوتا ہی کچھ اُنمین کم و بیش
قیا سا اُس سے تو دریافت کر سن
کسی کو تیر سے گننے سے ہو گر رنج
جو کوئی پوچھے عمر اُسکی ہی کتنی
کہ بوڑھا ہی نہایت ہی یہ گھوڑا
سن اُسکا کوئی پا سکتا نہین ہی
سوا اِسکے جو ہین مجمل ہین وہ سب
ضروری تھی وہ جو جو بات بھائی
علاج اب مجھکو ہین جو کچھ کہ معلوم
نظر کر جسقدر چھوٹا ہی گھوڑا
نہو جا ایک ہی کی فکر مین غرق
ضرور اس فن مین تیغ ہی صاحب فن
ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال
سو آیا فہم مین ہی وہ بہت کم
سو کچھ کچھ اُسکا کرتا ہی بیان مین
چھارم و ضع سے ہوتا ہی معلوم
بتاتا آنکھ کے کونے کا ہی نام

کہ چلتا ہی بہت کھاتا ہی تھوڑا — اٹر کر اُس سے ہی پھر کاٹھیا وار

دربیان شناخت سن و سال اسپ

تو تبلاؤن اُسے دانتون کی پہچان — ہر اک کے دانت ہوتے ہین مقرر
تو گھوڑا تب تلک ہوتا ہی بچا — جہانتک ہین مبصر ای خردمند
مقرر تب وو یکشہ ہوتا ہی گھوڑا — وہ دو جب توڑتا ہی پاس کے اور
تو لازم ہی کہے تو اُسکو ہی پنج — اُسی ہنگام مین چک کے نزدیک
مبصر لوگ اُسے کہتے ہین پھر میش — پر اُسکے بعد تو ای صاحب رائے
نہین معلوم ہوتے اُس سوا دن — سیاہی چاٹ جاوے جب وہ ساری
تو کہہ بے خطرہ یہ تو ہی ملے پنج — پھر اُسکے نیش اور دانتون پہ گودھیان
تو تخمینا وہین کہہ دے کہ اتنی — پر اُسکی دونون آنکھون پر تو کر دھیان
وہ نادان ہی کہے جو اُسکو تھوڑا — وے جب ہو گیا گھوڑا اٹھے پنج
مبصر بھی بتا سکتا نہین ہی — جو رائج اس زمانے مین تھین باتین
کوئی اُنکو برتتا ہی نہین اب — اِسی خاطر گیا مین نے نہ مرقوم

دربیان بیماری اسپان و معالجۂ آنہا

سو وہ ایک لخت مین کرتا ہون مرقوم — ولیکن ہی یہ میری شرط ای یار
مصالح اُسکو دے اُتنا ہی تھوڑا — غرض چھوٹے بڑے گھوڑے کو پہچان
ہمیشہ ترکی و تازی مین کر فرق — مزاج ہر ایک کے گھوڑے کا ہی دو
کہ اک سن علم ہو اور عقل و سن سن — مبصر ہین بیان وصف اُسکا کرتے
نمایان چار صورت سے ہونے الحال — ولیکن طول دے دے کر یہ ایجاد
مکرر کر چکے ہین امتحان ہم — سیاہی زادہ ہی از بسکہ احقر
کہ ہو جاوے ہر اک پر تا عیان یہ — بتانا لید اور پیشاب سے یار
ولیکن ہو نہین سکتا ہی مرقوم — اسے کہتے ہین عاقل علم سینہ
نبا نا اُسکو یون میرا ہی تھا کام — بتانے کی جو رنگت ہو گلابی

نہین ہی جسکے آگے کوئی سی آڑ
بہ نسبت اُسکے پھر جو ہی سو خر ہی
تلے چھ اور چھ ہوتے ہین اوپر
اُسے سب دیکھ کر کہتے ہین ناکندہ
تو کہتے چار سال اُسکو ہین کر غور
نکلتے چار دانت ہین گول باریک
سیاہی جسقدر دانتون مین کم پائے
نصیحت یاد رکھ یہ تو ہماری
پڑا ہو فرق جتنا اُنمین پہچان
گھسے ہون بال اُس جاکے تو یو نجان
تو پھر پہچاننے مین اِسکے ہی رنج
اُستادین ہین نے اُنکی تمکو گھاتین
وگرنہ وہ بھی تھین سب مجھکو معلوم
تمھین مین نے مفصل کہہ سنائی
کہ رہ دائم دوا کرنے مین ہشیار
رہے ہر وقت موسم پر بھی رکھ دھیان
تجھے لازم ہی تو کرتا رہے غور
کہ ہر نسخے کو جو موقع ہی برتے
بہت سا لکھ گئے ہین اگلا اُستاد
رہا ہی تجربہ کرتا یہ اکثر
سمجھ جاتا ہی ہر اک دکھ کو ہشیار
لکھا جاتا نہین ہی در سفینہ
تو یہ سمجھے نہین ہی کچھ خرابی

اور گر اُنمین سفیدی فی الشل ہی
ولیکن ہووے اور رگ دو ٹکے بھر
ولیکن یار اتنا کام کرنا
اگر قدرے بتانے مین ہو زردی
وے اس بات کو مت بھول جانا
پھر اُسکو تھوڑے آٹے مین ملا کے
دیا دینے لگے جب اُسکو دانا
اگر ہوں سُرخ گھوڑے کے بتانے
سر شام اُسمین سے لے پانچ تولے
اُسے دے ترپھلہ ای یار تب تک
اگر حد سے زیادہ ہووے لالی
بتانے کی ہو حتّی کا یہی بھید
اِسی صورت سے کر پیشاب پرو ھیان
وگر ہو زرد اور گاڑھا ای بھائی
وگر جانے سیاہی پر ہو وہ خون
سپید اُسمین ولیکن ہو وہ زیرا
اگر کرتا ہو پتلی لید گھوڑا
کہا تو مان میرا اگر ہو دانا
دے دو پیسے بھر ہو اُسمین سبزی
تو دے اُسکو فقط سبزی کی لکڑی
ویا تو مان اب میرا کہا لے
کتیرے کے برابر بیل گری ہو
کھلا آدھی سحر اور نصف دے شام

توجانے یہ کہ سردی کا خلل ہی
کھلانا پر اُسے دانے کے اوپر
زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
تو یہ جانے یہ بادی سے ہی سردی
کہ مرچین پہلے پانی سے کھلانا
کھلانا دو ہین جو دانے کو کھلا کے
تو اُسمین بیج سودے کا ملانا
تو بس گرمی ہوئی ہی اُسکو جانے
کسی تتّی کے باسن مین بھگو دے
خلل وہ دور ہو جاوے نہ جب تک
اور اُس لالی مین تتی ہو وے کالی
کہ ہین اُسکے جگر مین پڑ گئے چھید
جو ہو رنگت سفید اُسکی تو یہ جان
تو بادی کی اُسے تو دے دوائی
تو بس گرمی ہی اُسکو حد سے افزون
مری اِس عرض کو کرنا پذیرا
تو دانہ ہضم اُسے ہوتا ہی تھوڑا
نہ دے ہرگز کئی دن اُسکو دانا
کہ ہی اُسکی دوا کا بس یہی جی
کہ جاوے تین دن مین اُسکا کچ جی
منگا اک چار پیسے بھر حنا لے
غرض سوکھی ہوئی ہو یا ہری ہو
کہ ہو پیٹ اُسکا بند ای نیک جام

اگر سردی ہوئی ہو اُسکو بیشک
ویا دو تین دن دینا چھوارے
تو یا دینا اُسی صورت سے بادام
ملا کر موٹھ کے آٹے مین خالی
ویا دو پیسہ بھر تو سُنٹھ بھیجو
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم
مساوی ترپھلہ جو کوب کر کر
سحر پیش از نہاری وہ کھلا تو
ویا اِک کوڑی بھر نیل ای دل افروز
تو اُس گھوڑے سے تو مایوس ہونا
خلل حتّی کا ہی ہر چند تھوڑا
کہ سردی کا نہایت اُسکو ہی زور
اگر ہو سُرخ تو بادی کا ہی طور
کئی دن ترپھلہ دے اور کتیرا
کھلانا ترپھلے کو سب بہ تکرار
نہایت اُسمین آتی ہو گی بدبو
مصالح دے کئی دن اُسکو پیہم
وگر ہو چشمۂ جاری کے مانند
چھٹانک اُسکو وہ دینا ای خردمند
منگا دو پیسے بھر پھر تو کتیرا
وہین ان سبکو کوٹ اور چھان باریک
اگر ہو لید مین چکنائی بھائی

تو بس دو چار دن دے اُسکو ادرک
کہ تا سردی کو گرمی اُسکی مارے
کہ تا ہو جاوے اُس سردی سے آرام
اُسے دو تین دن مرچین دے کالی
ملا کر ہینگ اِک چھ ماشہ دیجو
قیامت ہوگی ویگا گر زیادہ
یہی دس پانچ دن تک دیجو پیہم
کسی تھیلی مین رکھ چھوڑ اپنی بھر کر
پھر اُسکے بعد بس نترل کو جا تو
پلا پانی مین اُسکو ایک ہی روز
اور اُسکی زندگی سے ہاتھ دھونا
وے مطلق نہین بچتا ہی گھوڑا
دہی گرم اُسکو چیزین دے بدستور
علاج اُسکا لکھا ہی پہلے کر غور
مساوی وزن مین ہو اُنکے زیرا
لکھا ہی پہلے دیکھ ای مرد ہشیار
کبھو جو غور سے سونگھے اُسے تو
کرتا ہو لید کی بدبو وہ برہم
چلے پیٹ اُسکا پچکاری کے مانند
کہ تا کھاتے ہی اُسکا پیٹ ہو بند
پر اُسمین ایک ماشہ بھر ہو زیرا
پھر اُنکو گوندھ کر پانی مین کر ٹھیک
تو اُسکو آنکو ہی دے اُسکو رائی

اُسی گھوڑے کو کیجو بھائی موٹا
بچھیڑے کو کیا چاہے جو تیار
پکا کر کھانڈ شیر اُسمین ملاوے
وے دینا ہمیشہ مرچ کالی
کہ کالی مرچ پیسے چار بھر لے
جو چاہے گھوڑا موٹا ہووے جلدی
سحر کو آدھ پاؤ اُسمین سے تو لے
و پھر اتنے مین بھگو رکھ تو اُسی دم
کرے پھر سیر بھر کی روٹیان چار
و لیکن گوش دل سے سن لے ای سعد
تو دے اُسکو خو پیدا ہو مرد ہشیار
پہر بھر بعد پھر تازی ہی وہ آئے
پہر بھر بعد جو بہا ئیس آوے
غرض کرتا ہے یون چٹے بٹے
پر آدھے سیر سے ہووے نہ گھی کم
وے باندھ ایسی تاریکی مین ای یار
کرے دن رات مین جو لید پیشاب
نہ ہو چلے تلک اُسمین سے کچھ کم
عوض دانے مین اُسکو کر کے پیٹے
کیا ہی اِسکی خاطر اسکو تحریر
تو دے اُسکو سہاگا بھون کر روزانہ
سہاگا دے اُسے یک چند اِسطرح
یقین ہی پھر رہے عیبون سے وہ پاک

دربیان ترکیب تیاری بچھیڑہ وغیرہ

تو سن ترکیب اُسکی مجھسے ای یار
بلا پانی کو اُسپر سے کھلاوے
نہین ہی خوب دینا کھیر خالی
پھر اُسکو اک ذرا جو کوب کر لے
تو دے چالیس دن اٹھ سیر ہی ہلدی
بھگو خالص اُسے تو دودھ مین دے
بڑھا تو پاؤ بھر تک اُسکو کم کم
وہ پک کر ہو چکین جس وقت تیار
بدستور اُسکو بھی پانی کے دے بعد
کہ تا بے انتہا ہووے وہ تیار
کہ رہ کر دیر تک کڑوی نہ ہو جائے
تو پہلے سیر بھر بھر کر کھلاوے
کہ تا رہنے نیاوین دانت کھٹے
مفصل سب جتا تجھکو چکے ہم
خجل ہو دیکھکر جسکو شب تار
ملین اُسکے بدن پر اُسکو احباب
تو اُسکی دیکھ تیاری کا عالم
یو ہنین گرمی مین تو شام و سحر دے
خصوصاً گرگیون کی ہی یہ اکسیر
دے دو تین ماشے ای دل افروز
کر اُسکے داغ چارون بند اِسطرح
رکھے خوش تجھکو ہووے نہ غمناک

منگا بازار سے دس سیر شیر
جہانتک چاہے یو نہین دیجیو یار
و دے ہی مرچ کے دینے کا یہ طور
ملا کر تھوڑے آٹے مین کھلاوے
منگا ہلدی کو اور جو کوب کر رکھ
سحر کو دوسرے دن مل کے ساری
چنے بھنوا کے گر پسوا کے باریک
ملا دے سیر بھر دودھ اُسمین اور کھانڈ
جو چاہے اتنا گھوڑا بوجھ اُٹھاوے
پڑے جب کھیت مین جو کے ٹلے ایک
تھکے کھانے سے لیکن جب وہ حیوان
کبھی اک پاؤ بھر ادرک ملاوے
تکلف یہ بھی گر چاہے تو کر دے
نہ دینا پر اُسے زنہار دانا
چراغ اُسمین جلے دن رات لیکن
نہ پھیرین خرخرہ اُسپر نہ ہتی
چنے اور جو مسالے جو بھنا دے
سمجھیو مت تو اُسکو یہ غذا ہی
بچھیڑے کو اگر چاہے تو لاریب
مدام اُسکو بلا پانی کے ہمراہ
کہ دن چار اُسکی دست و پا کے اندر
جو چاہے بوڑھا گھوڑا ہووے تازہ

سواری کا نہ ہووے جو کہ کھوٹا
گھونٹ ڈال اُسمین پھر جو کوب اک سیر
نہین تعداد کی کچھ اُسکے تکرار
اِسے تو پڑھکے اپنے دلمین کر غور
پھر اُسکو شوق سے پانی پلاوے
کہین پھر ڈھانک کر گوشے مین دھر رکھ
کھلا کر پھر کھلا او پر نہاری
اور اُسکو خوب گوندھوا کر کرے ٹھیک
کہ ہو چالیس دن مین رانڈ کا سانڈ
کہ وہ مطلق بھی پہچانا نہ جاوے
کھلانا اُسکا تب گھوڑے کا ہی نیک
کھلا دے تب اُسے گلیا کے انسان
و یا اتنا ہی لہسن سبز دے دے
کہ ٹھنڈی تھوڑی گھی مین کر کے تر دے
کہ سم ہی اُسکے حق مین اُسکا کھانا
رہے اُس خانۂ تاریک مین دن
چھڑاوین میل کچھ مطلق نہ اُسکی
اور اُنکا موٹا رُدا و اپسا دے
غذا ہی پر یہ گرمی کی دوا ہی
کہ پھر مطلق نکالے وہ نہ کچھ عیب
ہوا القصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اِک دو دو خط گھٹنون کے اندر
تو کھلے بیل کے دے اُسکو بابا

نہ ہو معلوم گر اسکی تجھے راہ
تو مین کر دون تجھے ای یار آگاہ

منگا کر ایک کلا بھل بھلا کر
پھر اسکا گوشت ہڈی سے جدا کر

چھڑا دے گوشت اور بھیجے کو ملکر
کہ ہو جاوے حریرہ سا وہ گل کر

بہت سا دیگچے مین پانی بھر تو
اور اسکے نیچے مدھم آنچ کر تو

وہ چکنائی جو آتی جاے اوپر
اسے لیکر اک باسن کے اندر

میلے مین ملا کر خوب سب کو
کھلا پانی کے اوپر ای نکو خو

کرے اک پانچ دن یونہین جو پیہم
تو قوت ہو نہ اسکی سال بھر کم

وگر اس سے زیادہ تو کھلا دے
تو پھر اسکا بہت ساخط اٹھا دے

بیان ہشت اقسام بیماری کرکری و علاج آن

وہ شی ہین آٹھ گن انکو تہ تھوڑا
کہ جنسے میٹھا اٹھنا ہی گھوڑا

جہان مین نام اسکا کرکری ہی
وہ بیماری نہایت ہی بری ہی

سو اسکے دھیان مین رکھ انکھ مین طور
ولیکن شرط ہی ہر ایک پر غور

تنے ہی دمبدم گھوڑا جو اک چند
تو یہ تو جان رکھ پیشاب ہی بند

تو اسکے نا نرے مین مرچ کر لال
کہ وہ مین ڈال دے پیشاب فی الحال

وے بال اسمین باندھ اک کرکے تدبیر
نکلنے مین نہ ہوتا اسکے تاخیر

رکھے شورے کی بتی خوب سی چاب
رکھ اسکی فرج مین تا کر دے پیشاب

جو گھوڑی ہو تو رکھوے بے تحاشا
تباشہ یہ دوا بھی ہی تماشا

وبا بیری کی پتی خوب سی چاب
رکھ اسکی فرج مین تا کر دے پیشاب

وبا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہی کھلکر

وبا اک آدھ سیر اک تیل لیکر
پلا تھنون کے اندر ای ہنرور

وبا جون کان مین دے ڈال کٹ و
تو انسے بھی یقین ہی فائدہ ہو

کرے گر یہ دوائی کچھ برائی
تو پھر بازار سے منگوا لے رائی

بنا پانی مین اسکا سر بسر لیپ
اور اسکا اسکے فوطون پر تو کر لیپ

وہ گھوڑا ہووے پھر مطلق نہ بیتاب
یقین ہی یہ کرے اک دم مین پیشاب

رہی اک بات اب تجھکو بتانی
کہ دو بوٹون مین بھر کر صاف پانی

کھڑا ہو ساغری کے پاس جا کر
گرا ہو ٹے سے پانی کو زمین پر

اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجائے
کہ گھوڑا تن کے تا پیشاب ڈالے

اگر گھوڑے کی سمجھے بند ہی لید
تو کر سالوتری کی جا کے تقلید

منگا کر چار پیسے بھر گڑا کو
فقط خالی ہی گلیا کے کھلا تو

وبا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
وو چند اسمین پرانا گڑ ملانا

ملا کر بنگ بھی اک پانچ ماشے
کھلا کر دیکھ قدرت کے تماشے

ولیکن ہی ضرور اتنی بھی تاکید
رہے وہ قائزہ جب تک کرے لید

جو گھوڑا لوٹ کر بغلون مین جھانکے
وبا ہر لخطہ مضطر ہو کے کانکھے

تو ہی وہ باد سول اتنا تو پہچان
کہ جس سے کرکری کرتا ہی حیوان

شتابی جا کے لہسن پیسے بھر لے
مہیا دکنی مرچین لال کر لے

کچل کر رس کھلا دے ای نکو خو
یکایک کرکری ہی آوے جسکو

وبا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
برابر چھال پیپل کی ملا تو

پلا دے چھان کر نالو مین بھر بھر
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اسے کر

یقین ہی خوب ہو جائے وہ گھوڑا
نہ ہو پھر پیٹ مین اسکے مروڑا

مروڑے لوٹ کر جو دم کو مارے
تو بدلو جس سے چاہے اس سے بارے

کہ اس سے یہ لن گیا ہی ڈوب یہ کیا
لگا رودے مین ہی جا جسکا ٹھکا

شتابی دودھ لا تو ایک آثار
اور اسکا نصف گھی لا بے خطر یار

اسے پگھلا کے تو اسمین ملا دے
پھر اسکو نال مین بھر کر پلا دے

اٹک کر وہ نہ چھٹتا تھا جہان سے
سو دہنیت سے چھوٹے گا وہان سے

نہین اسکے سوا اسکی دوا کچھ
اگر بخشے خدا اسکو شفا کچھ

گرے دم پیٹ اور لوٹے جو گھوڑا
تو گر ڈلکے لگا تا ہو مین تھوڑا

کہ تھا جو بعد کھانا اُسکا معمول سو ہی وہ بعد کھانے کو گیا بھول
سُہاگا بھون کر یا پانچ ماشے پلا پانی مین دیکھ اُسکے تماشے
اگر پوچھے کوئی کتنا ہو پانی تو کہ اِک پاؤ بھر ہی بار جانی
اُسے دے قائزہ کی طرح ای یار کھڑا کر تھان پر اُسکو گھڑی چار
نہ ہو گر کچھ سبب ور گھوڑا لوٹے و یا ہر لحظہ گر کر لوٹے پوٹے
کہ پردا ہو گیا تھا اُسکا بودا سو پھٹ کر آگیا ہی اُسمین رودا
وے کر پہلے لیجو آنت اندر کہ ہی خطرہ رہیگی گر وہ باہر
تو پھر یہ جان مُنہ چھوٹا ہی بٹ کا کوئی سُدا بڑا ہی اُسمین اٹکا
طرح اُسکی بتاؤن تجھکو اب ہم نہ ہو پر شور باد سن سیر سے کم
پھسلنا اُس بغیر اُسکا ہی مشکل اِسی خاطر تو اکثر مرد عاقل
چلا دیتے ہین اپنا ڈنڈ تک ہاتھ لے آتے ہین اُسے پھر ہاتھ کے ساتھ
مگر دیکھا ہی مین نے اِسمین اکثر کہ مر جاتا ہی یون گھوڑا مقرر
کھلایا گو نیون بھی تو اُسکو ہر روز وہ ہو جب تک کہ اچھا ای دل افروز
اگر اُنمین سے ہو کوئی نہ ای جان تو پھر قولنج ہی تو اُسکو یون جان
ذرا گھوڑے کے مُنہ کو تو اُٹھا کر سرک جا نال سے اُسکو پلا کر
نہ ہو گر جاری اُسکا پیٹ یا گوز تو اُتنا ہی پلایا کر اُسے روز
تو اِس سے بھی اُسے ہو تندرستی زیادہ اُسمین ہو آگے سے سُستی
یہی پہچان ہی قولنج کی جان کہ ہین نوطے اُترتے چڑھتے ہر آن
علاج اُسکا بتاؤن تجھکو بیداد بشرطیکہ اُسکو تو سُنکر رکھے یاد
مری تقریر پر رکھ اِک ذرا گوش منگا اِک مرغ کو پانی مین کر جوش
مع آلایش ایسا کوٹ ای دوست کہ ہو اِک اُسکی ہڈی گوشت و پوست
اور اُسمین کالی مرچین آدھ پاؤ ڈال بتاؤن اب کھلانیکا تجھے حال
ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی کہ ہو اُسکی اِسی مین زندگانی

ہلیگا مُنہ وہ گر سب ہوگا پانی اُسے یاد آئیگی وہ باد کھانی
کہ چھوڑیگا وہ پیہم سیکڑون گوز یقین ہی خوب ہو جائے اُسی روز
و یا اِک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی
کہ تا وہ اپنے مُنہ کو جو ہلا دے اُسے وہ باد کھانی یاد آوے
تو جُھک کر اُسکے نوطون تو کر دھیان جو ہون وہ سخت اور سوجے تو پہچان
وہین کر ڈال اختہ اُسکو فی الفور نہین اسکے سوا اُسکی دوا اور
نہ ہو اِن چھ مین گر کوئی مقرر اور اُٹھے بیٹھے گھوڑا ہو کے مضطر
منگا بکری کے گلے پائے اک چار پکا کر اُنکو کر جلدی سے تیار
وہ سارا البدڑا اُسکو پلادے کہ تا اُسکو وہان سے وہ ہلا دے
بہت سے گھی کو اپنے ہاتھ مین مل پھر اُسکی ساغری کو کرکے اُکل
و لیکن اِس مرض مین جو ہین دانا نہین دیتے ہین وہ گھوڑے کو دانا
دیا لاغر کچور اِک پاؤ بھر یار اُسے کر کوٹ کر باریک تیار
مرے اِک مہربان نے تھا بتایا اُسے مین نے بہت ہی آزمایا
منگا دو سیر دودھ اور گھی چہارم ملا دونون کو مت کر عقل کو گم
ملا نصف اُسمین آٹا موٹھ کا خام اُسے دے نصف صبح اور نصف دے شام
دیا چار و طرف سے خوب داغے شکم پر اُسکے آگے نائزہ کے
ولے اُس داغ مین آنی ہو جایگی کہ سمجھے اِک کف دست اُسکو ہشیار
وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا بچے گر چاندنی کا کوئی مارا
غرض گھوڑے کا مُنہ جب تک کُھلا ہی تو تب تک اُس مرض کی یہ دوا ہی
پر اُسکی چونچ اور پاؤن کو کر دور اور اُسکو ڈال کر ہاون مین کر چور
پھیلا بھی ملا پھر اُسمین دو سیر شراب اِک سیر ڈال اُسمین نکر دیر
کھلا سب شام کو ای یار ہمدم یونہین چالیس دن تک کر تو پیہم
پر ایسی جا پر اُسکو باندھ ای یار کہ جس جا پر ہوا ہووے نہ زنہار

سوا اسکے گلھری اور گیہ ڈر
کرون مین اس مرض سے تجھکو آگاہ
نہین اس مرض کی کچھ اور پہچان
سمجھ مت اس مرے نسخے کو ردّی
اسی کہنے کے موجب اے دل افروز
ولیکن رکھیو دانے پانی کی قید
دے جو بند ہو جاتا ہی محکم
بڑھا کر اُسکی پیشانی پہ رکھ ہاتھ
تو جان اُسکا نہین ہی کچھ یہ سینہ
از بند کی کو پلین اور نون کھاری
یونہین دے تین دن اور خوب کر غور
جو سمجھے گرم گرمی کی ہوا تو
پر اُس پانی مین سے اے مرد ذی ہوش
دیا اک کام کر اور اے مرد دوست
برابر اُسکے منگوائے تو گوگل
دیا سات اونٹ کی مینگل منگا تا
یونہین کر سات دن تک اور پیہم
ملا افیون کے پانی مین آٹا
وہ سجی اور ہلدی پیس باریک
رکھ اُن تینون کو اُس آٹے کے اندر
پھر اُسکی گولیان اک چھ بنانا
لہو چڑھکر تو اُسکا ایسا بہنا
بھرا پھر ہاتھ پر اُسکو یہان تک

دیا کرتے ہین یونہین لوگ اکثر
شک اُسمین کچھ نہین واللہ باللہ
بتایا مین نے تجھکو آگے تو جان
سنگائے حیض کی دس بیس گدی
کیا کر پانچ دن تک اُسکو ہر روز
کہ تا کچھ اُسکے بچنے کی ہو امید
تو پھر ہوتا ہی اچھا وہ بہت کم
ہٹا اک ذرہ اُسکو زور کے ساتھ
وہ سینہ ہی زمرد کا نگینہ
مساوی لا نہ کر کچھ آہ و زاری
نہ ہو گر فائدہ تو فکر کر اور
تو پانی تیز گرم اُسکو پلا تو
تو اجواین ذرا کر لیجیو جوش
لگا پر آگ کی جڑ کا منگا پوست
کچل کر پاؤ بھر گڑ مین انھین مل
دے اُسکو تپانا ہو جو دانا
کہ تا کُھل جائے پانکا تیرا ہمدم
اُس آٹے کا بنا اک گول باٹا
غرض دونون کو جب تو کر چکے ٹھیک
رکھ اُس گولے کو بھوبل مین دبا کر
سحر اور شام تو اک اک کھلانا
کہ آجاوے اُسے بیحد پسینا
پسینا سوکھ جاوے وہ جہان تک

بہت سا اُنسے بھی ہوتا ہی آرام
ٹھوکا اُسکے دے ہاتھے یہ جو ہین
خدا نا کردہ گر ہو جائے مُنھ بند
اُنھین دس سیر پانی مین چڑھائے
یقین ہی اُس سے بھی ہو جائے چنگا
جو چھاتی بند ہو جاتا ہی تھوڑا
کرون پہچاننے کو اُسکے مرقوم
اگر پیچھے کو ہٹ ایسادہ جاوے
وگر بیٹھنے مین وہ گھوڑا کرے دیر
پر اُن دونون کو تو اک پاؤ بھر دے
نہ دے پردانہ پانی اُسکو تب تک
ولیکن تا بقدر اُسکو کم تو
یہ سُن رکھ ہووے پانی گدھڑی جگا
اُسے تو آگ مین سب مت جلانا
کھلاوے ایک باری اُسکو بالکل
ذرا سے موٹھ کے دانے مین ملکر
دیا اک پیسہ بھر افیون نے تول
اور اک دو پیسہ بھرے آنبہ ہلدی
منگا پھر بھینسیا اُتنا ہی گوگل
غرض وہ خوب جلکر جبکہ ہو ٹھیک
جو کوئی ترت کا ہو بند گھوڑا
ادھر کو اور اُدھر کو پھر نہ کچھ جھانک
دیا باندھ ایسی جا پر اُسکا آگا

دے بے کھٹکے ہو جاتا نہین کام
پلٹ جاتی ہین آنکھین اُسکی وو ہین
تو پھر تو یاد کر رکھ یہ مری پند
رہے آدھا تو نتھنون سے پلا دے
وہین گویا نہا لیوے تو گنگا
تو ہو جاتا ہی جلد اچھا وہ گھوڑا
بتاؤن سہل تا ہو تجھکو معلوم
کہ تیرا ہاتھ مطلق دکھ نہ پاوے
تو کر اُسکی دوا کی تو یہ تدبیر
کچل کر اُسکو جلدی سے کھلا دے
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جب تک
زیادہ اِس سے مت دے ایک دم تو
تو اک پیسہ بھر اجواین ہو دے یار
دے بھوبل مین اندک بُھل بُھلانا
خدا چاہے تو وہ جاوے وہین کُھل
کھلا دے شام کو پانی مین جلکر
اُسے پانی مین اپنے ہاتھ سے گھول
منگا سجّی بھی تو اتنی ہی جلدی
برابر تینون چیزین کر کے اٹکل
تب اُس گولے کو کٹوا خوب باریک
تو لازم ہی کرے تو اُسکو کوڑا
اُتر کر خوب کپڑون سے اُسے ڈھانک
گندہ جس جا نہ ہو ہرگز ہوا کا

بہت سے کئی اسپر اس طرح ڈال
اگر ہو فائدہ اور تو کرے غور
دیا پانی مین تیرا اُسکو جا کر
و یا اک ڈھائی تپی آگ کی لے
منگا یا آدھ پاؤ اک لے تو اسپند
منگا پھر بھینیا اُتنا ہی گوگل
منگا نا پھر چھٹانک اک پھٹکری بھی
سہاگہ پھٹکری پھر بھون دینا
بنا کر گولیان ۱۶ سولہ یہ کر کام
اگر منظور ہو پانی پلانا
جواہڑ یا منگا اک سیر بھر تو
پھر اُسکو گوندھ کر سرکہ مین اے یار
سفر مین پھر نہ گھوڑے کے تو اتنی یار
خبر اسطرح جس گھوڑے کی لیگا
اگر گھوڑا ترا گرمی کو مانے
اگرچہ وہ پسینے مین بھی ہو غرق
بھلا یاد آیا سُن لے یار جانی
سفر مین گرمیون کے ہے جو دانا
چہارم تو مقرر کیجیو بس کم
جو دس سیر کچی ہون تو وے چیزین
وہین اک پاؤ بھر گڑ مین ملا سب
جو ہی ستیلا تو گرمی سے ہے وہ مان
ولیکن پانچ دن کے بعد اے یار

کہ پھر آوے نہ اُسکا اک نظر بال
تو اُتنی ہی پلا لا کر اُسے او.
کہ ہو جاتا ہے خوب اس سے بھی اکثر
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے
اور اُتنا ہی منگا نا گوری اسگند
مساوی ہون یہ پانچو نکر کے اکل
سہاگہ اُتنا ہی اور لوٹ سجی
اور اُن سب چیزون کو تو کوٹ لینا
کھلا اک صبح کو اور ایک دے شام
تو اُس پانی کو لوہے سے بجھانا
بہت باریک کر ہاون مین اُسکو
کر اُسکی گولیان چالیس تیار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دیگا
تو یہ کر روز گر خوب اُسکو جانے
تو نہلانے مین اُسکے تو نہ کر فرق
چھڑکنا مُنہ پہ بھی کچھ اُسکے پانی
دہی دیتا ہی کم گھوڑے کو دانا
کہ تا دم پہ رہے وہ تیرا ہمدم
کسی بازار مین سے لے یہ چیزین
اُسے گلیا کے ہاتھون سے کھلا سب
جو گاڑھا ہی تو بادی ہے وہ پہچان
نہ ہو غافل دوا سے اُسکی زنہار

پلا اُسکو شراب اک سیر لا کر
یقین ہی یہ کئی دن مین کہ بالکل
نہین کرتا ہی کچھ مطلق خلل یہ
ولیکن کام اتنا کیجیو یار
لے اجوائن خراسانی ہی جلدی
منگا کر مال کنگنی پاؤ بھر ایک
یہ تینون چیزین بھی ہون سب برابر
منگا کر سیر بھر پھر گڑ پُرانا
وے رکھ دانے اور پانی کی تو قید
یہ نسخہ آزمایا ہی کئی بار
پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کھلا شام و سحر ایک ایک ہر روز
جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا
کبھی نکلے جو گرمی مین سفر کو
بہت سا پانی پلوے تو جہان یار
اگر پانی ملا تھوڑا ہی تجھکو
کھلانا روز منزل پر پہونچکر
نہ کیجیو دانہ کم کرنے مین تاخیر
جو دُبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
منگے پھر پھٹکری اور اُتنی ہلدی
لہو موتے اگر گھوڑا تو ہو شاد
سمجھ جی مین بلا اُسکی ہوئی رد
منگا دو پیسے بھر تو کھانڈ بورا

کہ آجاوے پسینا تھر تھرا کر
اُسی ترکیب سے وہ جائیگا کھُل
ولایت کے ہی لوگون کا عمل ہے
کہ مُنہ مین اُسکے گھی مل لیجیو یار
منگائے اُتنی ہی پھر آنبہ ہلدی
پھر اُتنا ہی منگا لہسن بھی اے نیک
کہ وزن اُسکا یو نہین ہے بس قرر
وہ ساری چیزین پھر گڑ مین ملانا
یقین ہے خوب ہووے ہی یہ امید
اسی خاطر لکھا ہے نسخے اے یار
کسی پتھر پہ اُسکو خوب پسوا
کہ اچھا ہو وہ بالکل اے دل افروز
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
تو پھر پانی پلایا وے جہان تو
اُسے پھر شوق سے نہلا وہان لے سر
تو اُسکی آنکھون اور فوطونکو دھو تو
مساوی نون آٹا دو ٹکے بھر
کہ اُس موسم مین کم دینا ہی اکسیر
پھر اُسکے بدلے جاڑون مین کھلانا
نہ کر کچھ دیر ہرگز گوشت جلدی
دوا اچھی مت دے گو ہون سو تجھے یاد
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد
وہ چندان اُس سے لے میدا تو پورا

پلا یا کر یہی پانی مین تب تک
اگر پتلا ہو وہ تو وہ دوا کر
پھر اُسمین تھوڑا آٹا تو ملادے
ویا کر روز ہی یہ بات معروف
چبا کر نون اور تو باسی پانی
نلی سے پھونک آنکھ اُسکی مین سینیدو
ویا پھر ایک ریٹھے کو تو گھس کر
بدستور اُسکو بھی پرسے ہی لگوا لے
بہم پسوا کے دونون کو ملادے
اگر حد سے پرے آوے پسینا
جہانتک ہو سکے تو راکھ منگوا
جو سوکھے تو تو بچ جاوے وہ حیوان
اور اک گل دے تو دُم کی نوک مین یار
پر اک چالیس دن ای مرد دانا
جو گھوڑے کا کوئی پٹھا بھڑک جائے
بلا پھر بھیڑ کی تو اُسمین بشکل
جتا دین اب پکانیکی طرح ہم
یونہین دو تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اُنکو بھی لیجیو
کئی دن باسی پانی سے جو دھووے
ویا یے کر دہی کو خوب لت کر
ملے گر تیل بھی سرسون کا اُسکو
منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن

لہو ہو موتنا موقوف جب تک
وگرنہ دے اُسے یہ ای برادر
کھلا کر پہلے پھر پانی پلا دے
ودے تب تک کہ جبتک ہو وہ موقوف
کئی دن پھونک آنکھ اُسکی مین جانی
کہ ہو جاوے کئی دن مین خلل دور
لگا کر پھر تو پرسے اُسکے اوپر
کہ جلدی سے اُسے آرام آجاے
نلی سے پھونک کر اُسمین لگا دے
تو پھر مشکل ہی بھائی اُسکا جینا
اُسے اُسکے بدن پر خوب ملوا
نہ ہو گر خشک تو اُسکو موا جان
تو ممکن ہی کہ اچھا ہو وہ بیمار
نہ دیجیو مطلق اُس گھوڑے کو دانا
خلل یا کوئی ایسا اور ہی آئے
مسادی پر ہر اک کو کرکے اٹکل
تو باندھ اک جیتھڑا الکڑی مین محکم
بقدر احتیاج اپنی لیا کر
ولیکن خوب سا پھر سینک دیجو
تو البتہ کہ فرصت اُسکو ہووے
پھر اُسمین ڈالدے باروت لے پھر
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
نمک نصف اُسمین کے ای فرد وفن

ودے دھیان اُسپہ رکھیو حد سے افزون
منگا اک پانچ تولے مرچ کالی
مگر تجھ سے مین پھر کہتا ہون گن کر
لگے گر آنکھ مین گھوڑے کی کچھ چوٹ
اگر پھُلی پڑی ہو تو نہ کر دیر
ویا اُتنی ہی چینی پیس باریک
ویا ہو شیر خوارہ کوئی بچا
ویا بازار سے لے گیرو اچھا
ویا ایک اینٹ پسوا تو پرانی
اُسے ہی بسبب غصے نے آکے مارا
وہ راکھ اُسکے بدن پر ملیو تب تک
مگر دو گل تو دیدے اُسکے سر پر
دوا اور اُسکی بے اِسکے نہین کچھ
کہ پھر جبتک جیے وہ تیرا گھوڑا
تو پھر تو دیکھ مت ہو یار بیتاب
پکا خوب آنچ پر ان سبکو پتلا
اُسے پھر بھر کے اُسمین اُسپہ کر چھوپ
ویا تیل اور افیون اور گیرو
اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو حرارت سے
یہی رکھتا ہو حکم ای یار جانی
لگا کر دھوپ مین باندھ اُسکو محکم
ویا پانی کھٹیلون کا سڑا لے
کچل کر باندھ اک کپڑے مین اُسکو

کہ پتلا ہو ویا گاڑھا ہو وہ خون
ملا نصف اُس سے مصری اُسمین حالی
بدستور اُسکو بھی اُتنے ہی دن کر
تو پھُلی کا نہ ہو جاوے کہین کھوٹ
تو کر اُسکی دوا کی بس یہ تدبیر
بدستور اُسمین ڈالا کر کہ ہو ٹھیک
تو چپکین دو ہین لیکر اُسکا کچا
ستہ چیند ان اُس سے لے قلمی تو شورا
بدستور آنکھ مین ڈال اُسکی جانی
نہین اِسکے سوا کچھ اور چارا
عرق وہ خشک ہو جاوے نہ جبتک
برابر سونچ کے کانون کے اندر
وہ نادر ہی جو ہاتھ آئے نہین کچھ
کرے پھر بو غمہ اُسکو نہ کوڑا
مِلا بانبی کی مٹی مین تو پیشاب
پکانے کی تو دی ترکیب تبلا
کھڑا کر دھوپ مین کر سر بسر تھوپ
ملا کر وان خلل پاوے جہان تو
تو غافل مت ہو بیماری ہی یہ زشت
کئی دن کا سڑا حقے کا پانی
یقین ہی تین دن مین ہو وہ دو کم
بدن پر اُسکو دن دو تین مل دے
رگڑ کر اُسکو باسی پانی مین دھو

کئی دن مین یقین ہی مجھکو بالکل
دیا پیپل منگا کر پیس باریک
بقدر حاجت اِن دونون کو لینا
پکا تو نیم کی پتی مین چانول
اگر پوچھے تو مجھسے اُسکی میعاد
اگر چالیس دن وے تو بدستور
نہ بڑھتے ہون کسی گھوڑیکے گر بال
وگر چاول کا دھوون بھی ملے تو
نہایت ہی بُرا ہی یار یہ روگ
مساوی پیس چونا اور ہرتال
کسی گھوڑے کے پُٹّے جاوے اگر بھر
نمک ٹٹّا لا اُنھین کھاری آدھ پاتو
اُنھین پھر باندھکر کپڑے مین تو پان
یو نہین دو تین دن تک کر تو پیہم
تلے پر ہاتھ کے پٹھا جو اک ہی
بمقرلب جو اپنے کھوتے ہین
کسی گھوڑے کے گر آوے اُتر دشّ
پھر اُسکو تو اگر چاہے کہ ہو بند
بس اک دو تین دن کا ہی بکھیڑا
اگر تیرا کنارا شّ آجاے گھوڑا
جلا کر ناک مین دے اُسکی دھونی
دیا تو کا پھل کو پیس ای یار
پکایا دودھ مین پیسا پھر اتیس

نہین رہنے کی اُسکے جسم مین جُل
ملا تو تیل کچھے مین کہ ہو ٹھیک
لگا مٹی کو دھو پانی سے دینا
دہی مین کر کے ٹھنڈا ہاتھ سے مل
تو ہی چالیس دن تک اُسکی تعداد
تو برساتی کا بھی ہو پھر خلل دور
تو مین تجھسے کہون بھی اسکا احوال
تو اُس سے بھی نہایت فائدہ ہو
کہا کرتے ہین کنگھیرا اسے لوگ
چھڑک کر ٹاٹ سے باندھ اُسکی لگال
تو پھر جو مین بتاؤن وہ دوا کر
تلے کر آنچ اور اُسکو پکا تو
لپیٹ اُن سب کے اوپر مونج کا بان
کہ تا اچھا ہو وہ اور دور ہو غم
سو اہل ہند کہتے ہین اُسے پی
تو پی آئی اُسے وہ بولتے ہین
تو رہنے دے اُسے دس بیس دن بس
تو یہ اُسکی دوا ہی ای خردمند
خدا چاہے تو وہ ہو جاے اچھا
بُرا ناٹاٹ توے کرکے تھوڑا
کہ تا جاتی رہے وہ سب زبونی
نلے مین پھونک دے تو اُسکے دن چار
سکھا کر دودھ مین پھر اُسکو پیس

یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی ارشاد
ملا کر اُسکو اُسپر دھوپ مین کر
لگاے گر کوئی گھوڑا اگن باد
وے ہر چیز آدمی سیر ہو بس
پھر اُسکا وقت بھی پہچان لینا
اگن باد اُسکو سب کہتے ہین ای دوست
ملے جاوین اگر بیچ اسمین چھینکے
بھرے گر گوشت تیلی مین کسی کے
علاج اُسکا مجرب مین بتاؤن
نلے سے تیلی نکلے اُسکے جب تک
چڑھا ہانڈی مین اک دو سیر پانی
رہے جب پانی آدھا تب نہ کر آنچ
رہا پانی جو ہانڈی مین بھی آدھا
تجھے پہچان پی کی مین بتاؤن
اگر حد سے وہ موٹا ہووے زیادہ
خلل آتا ہی پی اُسمین جو تھوڑا
چھڑک اُسپر نمک تھوڑا سا کھاری
برابر لے تو چونا اور ہلدی
یہی ہی جان رکھ اُسکی نشانی
دیا کا غدہو یا کپڑا ہو نیلا
وہ دھوتی جب لگے گی اُسکو جلکر
کہ تا آلایش اُسکی سب نکل آے
پھر اُسمین بصف لاہوری نمک کو

سبھ کر بت ایسے کرنا تو برباد
کہ جلد اچھا ہوتا وہ ای دل افروز
تو اُسکا بھی بتاؤن تجھکو اک دوا
کھلانے مین نہ کچھ تاخیر ہو بس
کہ جب دینا اُسے پانی نہ دینا
اُدھر جاتے ہین جسکے بال اور پوست
تو ہون بال اُسکے لمبے اور گھنکے
تو لازم ہی کہ ہوش اُڑجائین اُسکے
جو مانے تو مفصل کہ سناؤن
یونہین دو وقت باندھا کر تو تب تک
نہ اسمین ڈھاک کے پتے ہون جانی
لپیٹ ہر ہاتھ پر پتے وہ تو پانچ
اُسے تو اک پہر تک اُسپے ٹپکا
رکھے جو کان تو سب کہ سناؤن
تو جان آئی ہی پی ای مرد سادہ
تو رہ جاتا ہی چلنے سے وہ گھوڑا
کہ تا جنبے رہے وہ خوب جاری
کھرل مین پیس کر پھر اُسکو جلدی
نکلتا ہی سڑا تیلی سے پانی
وے اندک اُسے کرے تو گیلا
گھلے گا مغز ہینٹ اُسکا نکل کر
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجاے
اور اُس آدھے کی آدھ زعفران ہو

بنا کر اُسکو رکھ تو چھان کر پاس
دیا اِک چار تولہ گھی کو پگھلا
پھر اُتنا اور کر جلدی سے تیار
بڑا ہی نسخہ ہی اے یار جانی
دیا ر وڑہ کوئی پتلی تلے آئے
دھر اُسپر کر کے کپڑ دن کی کئی تہ
یونہین دو تین دن گر ہو بھپارا
دیا بھو بھل ہی سُم کے نیچے تو ڈال
جو سوجے پیٹھ گھوڑے کی کہین سے
لگا تا اسپغول اُسپر یونہین تو
دیا کڑوا چیڑ دے تیل اُسپر
ولیکن اس عمل کا ہی یہ دستور
تو پھر اکسیر اُسکے حق مین جو ہو
رکھو کونڈے مین بھر کر پاس پانی
پھر اُسمین تیل کڑوا وہ ملا دو
پھر اک لکڑی مین باندھو ایک لتا
نہ اُسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
جو دھووے زخم کو اے مرد ذی ہوش
کہین بیٹھی نہ ہو اُسپر سیاہی
بلیم اور خشک تمباکو کو تو چھان
اگر ہو زخم پر چمڑا ابھی شی سخت
جب اُکھڑے پھٹکری اسمین لگا خوب
سُکھا کر خوب اُسکو پیس باریک

دیا کیجے اُسے دو دُسرن بھر باس
ملا اُتنا ہی اُسمین شہد اچھا
پلا دے دو سرے نتھنے سے اے یار
کہ نبو خان کی یہ ہیگی نشانی
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جاے
رکھ اُسپر پانون اُسکا بیٹھ مت رہ
تو پھر ہو جاے اچھا وہ بچارا
بیاپے تین دن اے مرد خوشحال
توے کر چکنی مٹی تو زمین سے
رہے یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو
دیا تو ڈال باسی پانی لے کر
کرے تب جب کرے خوگیر کو دور
وہ شے اُسکے لیے مین کہ دون سکو
کہ ہی مشکل بہت یہ بات پانی
اُسے مل خوب ہاتھو نسے اُٹھالو
جہان وہ زخم ہو بھڑ کا سا چھتا
نہ ہرگز مُنہ کا ہوگا اُسکو خطرا
تو پتی نیم کی پانی مین کر جوش
پڑے ہون اُسمین کیڑے کچھ نہ بھائی
بھر اُسمین شوق سے میرا کہا مان
تو اُسکو سہل تو مت جان ہی سخت
بغیر اِسکے نہین کرتی دوا خوب
چھڑک اُسپر کئی دن تا کہ ہو ٹھیک

یونہین گر تم کروگے صبح اور شام
پھر اُسمین کا پھل تورے ملاوے
یونہین دو چار دن تو دے کے گر غور
لگے گر مینخ گھس بندن مین چڑھکر
تو پھر تو اُٹھ کسی کی کچھ نہ کر شرم
پھر اُسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
تجھے ترکیب ہی جو یہ بتائی
کہ تا جاتا رہے وہ لنگ اُسکا
اُسے تو گوندھ کر اُسپر لگا دے
دیا صابون لے اور گرم پانی
یقین کر رکھ خواص ہی اسپ کا ایک
لگے گر پیٹھ گھوڑے کی پڑے چور
پُرانا آدھ پا اِک لے کے چونا
کرو ہرگز نہ یک پل دیر اسمین
اُٹھالو اور وہین دو چھینک سپانی
اُسی لتے سے چپڑو زخم تم یار
بھر آویگا کئی دن مین وہ سارا
اُسے دھو اُس سے یا کرمو تسے پاک
اگر اُس زخم مین کیڑے پڑے ہون
پر اُسپر لیپنا مٹی پیارے
نمک اور گھی لگا اُسپر کئی دن
جو چاہے زخم جلدی خشک ہو جاے
دیا جوتے کا چمڑا لے پُرانا

تو آلائش کا رہنے کا نہین نام
اُسے تو ایک نتھنے سے پلا دے
نہ ہو اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور
چپیے یا کھوپرہ پتلی مین بڑھکر
کر اپنے ہاتھ سے اِک اینٹ کو گرم
کہ تا گرمی سے گھبراوے نہ گھوڑا
سنل کہتے ہین سنگ نام اُسکو بھائی
سنور جاوے وہ سارا ڈھنگ اُسکا
کہ بس وہ بیٹھ کر اُسکو مٹاوے
اُسے ڈھو اُس سے تا ہو جاے فانی
اِسے تو جانتے ہین سب بد و نیک
سیاہی لوگ کہتے ہین جسے سور
اور اُس سے تیل کڑوا لے کے دونا
ملا دو کوٹ کر چونے کو اُسمین
کہ وہ شے ہی نہین کچھ کام آنی
کسی دن دس کسی دن پندرہ بار
ہرا ہوگا نئے سر سے دوبارا
ولیکن غور کرنا تو اُسے تاک
تو وہ پھر ہوئین چھوٹے یا بڑے ہون
کہ اُسمین گھٹ کے وہ مر جائین سارے
مساوی دونون چیزین ہون لیکن
تو لازم ہو گدھے کی لید منگا لے
کہ ہو ہرگز نہ اُسمین کچھ تباہا

آسے بھی پیسکر چھڑکے اُسی طور
چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلا کر
لگا تیل اُسپہ تو دن پانچ یا سات
سمجھ مت اِس مرے نسخے کو تو کھیل
کئی دن گر کرے اُسکو یونہین یار
پلانا ساتھ پانی کے ہی بہتر
کھڑی جو بیچ مین تھونکے رگ ہو
منگا کر بالُو پھر تیل اُسکو کر گرم
جب اُسمین خاک ہو جاوین وہ جلکر
بچھیڑا جو تولد ہووے ای یار
یقین ہی جب بڑا ہو تب ہو چالاک
تو پھر جب ہوٹے انجب یہ یقین جان
بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار
علاج اُسکا ہی خوب آیا مجھے یاد
لگن مین بھر کے رکھے پاتھ پر تو
نہ ہونے پائے لیکن بیچ ٹھنڈی
سبھی ہو جائیگا اُسکا خلل دور
اگر گھوڑے کی اُبھرے بیل ہڈی
لگا دے اُسکو پھر اک ٹھیکری پر
فقط مصری بھی باندھے کوٹ کر یار
چھڑکنا پر نمک اُسپر تو ای یار
اُسے اک دس پہر باندھے پُٹین کو
دیا اک اونٹ کی پسلی کو پھر گرم

یقین ہی خشک ہو جاوے وہ فی الفور
کہ تا اچھا کرے اُسکو سُکھا کر
و لیکن تھوک ہی مین گھسکے دن رات
منگا اک چار پیسے بھر امر بیل
تو ٹھہرین تو ٹرین اُسکو نہ زنہار
کہ کرتا ہی فوائد یہ بھی اکثر
اُسے تو کاٹ کر وان سے الگ ہو
بھلاوین ڈال دے اُسمین نہ کر شرم
اسب ک باسن مین رکھ چھوڑ اُسکو ٹلکر
اُسے گرنے زمین پر دے نہ زنہار
فلک تک پہونچے اُسکے نعل کی خاک
بلاوے وہ نہ گھوڑی کیطرف کانات
وہ پائے جاتے ہین اُسمین نہ زنہار
جو منصف ہو تو شکر اُسکی دے داد
اُلٹ بال اُسکی دُم کے سر بسر تو
رہے اک لخط اُسمین ڈوبی ڈنڈی
اُسے تو آزما گر ہووے منظور
تو پہلے کر دوا مت ہو بھسنڈی
وہین پھر ٹھیکری کو آگ پر دھر
تو ٹھہرے بیل ہڈی پھر نہ زنہار
کہ بن اُسکے نہ بیٹھے گی وہ زنہار
تو اتر یونہین اُسکو تین دن کر
اُسے سینک اُس سے اور ہر گز نہ کر شرم

و یا سبزی منگا کر خشک پسوا لے
اگر چاہے کہ نکلین زخم پر بال
بچھیڑے کو جو جانے مو تڑا ہی
گیل کر اُسمین گڑ تھوڑا ملا وے
سُہاگہ بھون کر پاوے اُسی روز
لب بالا کو یا اُسکے پکڑ کر
نمک ہلدی لُسے دے تین دن روز
لگایا کر اُسے اُس زخم پر یار
جب اچھا ہوگا زخم ای نیک فرجام
پلا خوب اُسکو اک کمل مین لے کر
اُسی ایام مین تو یار اکثر
بظاہر تو نظر آوے وہ العر
کمر مین آوے جب گھوڑے کے لچکا
بہت سے چاولوں کی گرم سے بیچ
و لیکن باندھنا مضبوط اگاڑی
سڑک پر تا بدن کو جھر جھرا کے
نکل جاویگا وہ لچکا کمر کا
پلا افیون بتاشے مین دو چندان
وہ جب ہو گرم تب باندھ اُسپہ اُسکو
جو باندھے پھل بھلا بکری کا گو
و یا تھوہڑ کی ٹہنی پھل بھلا تو
رہینگے بال قائم ہو کے وہ دور
کئی دن مین جو ہو جاویگی اچھی

وہ چھڑکے خشک تا وہ زخم ہو جاے
تو سُن رکھ یار اُسکا مجھسے احوال
تو سُن مجھسے یہی اُسکی دوا ہی
پھر اُسکو بعد وانے کے کھلاوے
دے چھ ماشہ ہو وہ ای دل افروز
اگاڑی کی طرف کھینچ ای ہنرور
پھر اک مسپ کرا ای یار دل سوز
سحر سے شام تک دس پندرہ بار
نہین رہنے کا مطلق اُسکا نام
پھر اُسکے بعد تو رکھ دے زمین پر
ٹلے گھی اُسکے فوطون کی جگہ پر
پہ باطن مین وہ اختہ ہو مقید
تو پہونچے دل کو بس ملال اک کے دھچکا
ہوے جسکے بتاؤن اُسکے ے بیج
اور اُسکی کھول دنیا تو پچھاڑی
نکالے سب کمر کے وہ کرٹا کے
نہو گا پھر تجھے کچھ غم سفر کا
ہتھیلی مین ملا اُسکو ای سخندان
یونہین سکنے دے جبتک خوب وہ ہو
تو ہو جاوے کئی دن مین وہ مردہ
اور اُسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو
نہین رہنے کا غم تو ہوگا مسرور
تو خالص شیر ہو جاویگا کبھی

قباحت اسمین ہی لیکن بہرحال
دیاؤ جیلے سے بھی سینکے بدستور
اگر اُبھری ہو خشتک یا چکادل
جو چاہے تیرا گھوڑا چھوڑے جھلی
دیا اک پاؤ بھرے سونٹھ ای جان
جلا اُپلون مین اُسکو خوب تو پیس
جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر
رکھو اُسکو چھید کر ادرک کے اندر
نہ ہو دو تین دن مین فائدہ جو
دیا اتنی ہی پتی بانس کی لے
دیا لے سیر بھر اجوائن ای یار
ہمیشہ اُسمین سے اک دو ٹکے بھر
دیا پانی پہ دے اُتنی ملائی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہی
مسلوی بنگ رائی اور نمک ہی
کھلانا چار پیسے بھر ہی بہتر
یقین ہی اُتنا وہ کھانے لگے گا
جو چاہے آنو مٹی نکلے ساری
نمک مین آنولا اور ہڑ بہیڑا
مقرر کچھ سہجنے کی بھی ہو چھال
بہت سالے دہی اور تھوڑا پانی
پھر اُسکو لید مین گھوڑے کی تو گاڑ
بقدر ایک پاؤ بھر کے میٹھی ان بوز

کہ نکلینگے نہ اُتنی جا پہ پھر بال
تو پھر ہی یہ یقین ہو جاے وہ دور
تو سینک اُسکو بھی اُس سے خوب مل مل
تو پسلی پر جو اُسکی جا ہے پولی
بالنصف اُسمین سجی خوب سی چھان
بنا کر اُسکی پڑیان ایک چالیس
تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
نہ ہو ادرک ٹکے دو بھر سے کمتر
تو پھر دو چار دن تک دے تو اُسکو
پیا بانسے کی پتی یا اُسے دے
منگا اور کوٹ کر کر اُسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ پاؤ بھر ای میرے بھائی
اُسے کہتے ہین یہ سب ھانستا ہی
یہی بہتر ہی اُسمین کسکو شک ہی
رہے پھر فائدہ دائم ہمیشہ
کہ تو دیکھے اُسکو گھبرانے لگے گا
تو کر ساڑہی کے نسخہ کو جاری
منگا بازار سے یہ سب بکھیڑا
سہون کوٹے کے تو جو کوب کر ڈال
پر اُسمین لے کہ جسمین جاے چھانی
پر اس ڈھب سے کہ ہو اُس جا پہ کچھ آڑ
کھلانا بعد دانہ ای دل افروز

جو سینکے شیر گرم اُسکو تو دائم
دے کرنا عمل یہ ابتدا مین
اگر بالکل نہ ہو جاوے گی بہتر
دیا کر چار بارہ داغ فی الفور
بھرا آٹا پاؤ بھر کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کے ہمراہ
مجرب ہی نہین مین ہانکتا ڈینگ
اُسے بھوبھل مین رکھ کر بھل بھلا کے
بقدر اک پانچ پیسے بھر کے لے کر
دیا پھر آدھ پا لیکر کٹالی
اُسے پیشاب مین اپنے ڈبو کر
یقین ہی یہ رہے اُسکو نہ وہ دھانسن
نہ ہو وہ دھانس اُسکی جبتلک دور
اگر گھوڑے کی ہی کچھ جو کی تدبیر
اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہی خوب
دے دانے کے اوپر سے کھلانا
قرا قربیٹ مین گھوڑے کے گرہی
بنا لے اب کہون مین جسطرح سے
غرض رائی بھی ہو کچری ذرا ہو
روایت اُسکی یون کرتا ہی راوی
اُسے پھر اک بڑی مٹکی مین تو بھر
جب اُسپر گذرین دن بھی پانچ یا سات
اگر اُس سے زیادہ کچھ کھلادے

تو البتہ رہین بال اُسکے قائم
نہوگا نفع مطلق اُنتہا مین
زیادہ تو نہ ہووے گی مقرر
کہ کر اُسکے سوا اُسکی دوا اور
یکا تینون کی روٹی تو ملا کے
کہ تا چھوڑے وہ جھوٹی تیرے دلخواہ
تو خالص ایک چھہ ماشہ منگا ہینگ
کچل کر بعد دانہ کے کھلادے
دیا کر پیاز اُسے پانی کے اوپر
کھلادے بھل بھلا کر اُسکو خالی
غرض اک تین دن یونہین تو رکھ کر
نکل جاوے کلیجے [illegible] پھانس
یلٹتا رہ یہی چیزین بدستور
تو سن رکھ مین بتاؤن تجھکو اکسیر
ملا آٹے مین دونا کر کے جو کوب
ہمیشہ بس یونہین مت بھول جانا
تو پھر بس آنو کا البتہ ڈر ہی
مجھے معلوم ہی وہ اسطرح سے
پر اجوائن بھی ہو اور سونٹھ بھی ہو
کہ سب چیزونکو لینا تو مساوی
دوا مین ڈال وہ اُسمین ملا کر
تب اُسکو یون کھلاوے سن مری بات
تو ساری کی تو کیفیت اُٹھا دے

بہ شدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا
مہیلا ہضم گر چاہئے اگر ہو
اگر پاتا ہو گھوڑا اکہتا وانا
رکھ ان دونون کو تو پر کوٹ کر خوب
مرے اک دوست کا ایجاد ہی یہ
جو ہوتے ومبدم گھوڑا مریجان
نہ ہو پر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم
بنا کاغذ کی پھر تو ایک پونی
یہ سن رکھ تنگ گھوڑے کا لگے گر
بتاؤن اب کہ اسکو کب تلک کہ
کہا تو مان لے میرا نہ کر دیر
پھر بعد جو پانی پیلا وے
کہ گر ہی فائدہ تو اور بھی نفے
نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار
نکال اسمین سے تو پھر چار تولے
اسے مین نے بہت ہی آزمایا
ڈپٹنا شیردم کے حق مین سم ہی
مثالی مین تو اک ملوی کے بھر ہاتھ
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
بہت چھوٹی ہو جس گھوڑے کی آلت
طرف سے اسکے منہ مت موڑیو تو
اسی کی وہ اصالت کا ہو قابل
سوار اور بیگن اسکو دے پکا کر

ہمیشہ فائدہ کرتا ہی ساڑا
بتاؤن اسکی بھی ترکیب تجھکو
تو کر تر ساتھ دانے کے کھلانا
سن اب مجھسے کھلانیکا ہو اسلوب
بتایا تھا مجھے سو یاد ہی یہ
تو ہی سردی سے یا بادی سے پہچان
یو نہین دو چار دن تک کر تو پیہم
جلا کر اسکی دے اسکو تو دھونی
تو غم کی جا نہین کچھ سوچ مت کر
وہ ہو جب تک کہ اچھا تب تلک کر
منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
تو لازم ہی اسے اوپر کھلاوے
و گر نام اسکا منہ سے بھی تو مت لے
مکرر آزمایا ہی بہ تکرار
اگر دم بول مین اپنے بھگو دے
سبان باقی نے مجھکو تھا بتایا
کرے جو دم بہت وہ شیردم ہی
لگا نتھنون سے نر کے زور کے ساتھ
تو باسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
یہ بیشک ہی نجابت کی علامت
اسی کو گھوڑیون پر چھوڑیو تو
کہ جسکی فرج دیکھے چھوٹی عاقل
تجھے تا خوش کرے آتنگ لا کر

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو
ملا یا کر تو میتھی سونٹھ مین یار
دیا منگوا لے سونف اک سیر دو سیر
بقدر دو چھٹانک اسمین سے ہر روز
سپہر بھر فائدہ دائم رہے لیک
منگا کر میتھی یا سویا برابر
جو ہو تیرے کسی گھوڑے کے ساتھ
گھڑی چار اک تلک گھڑیون کو گن کر
بھگو پانی مین کاغذ کو تو تنگ
کوئی گر شیردم گھوڑا اترا ہی
کتر اک پاؤ بھر اسمین سے باریک
یو نہین گر آٹھ دن اسکو کرے تو
دے گرمی کا تو مت خوف کیجو
ویا یہ دوسرا نسخہ کرا ہی جان
کھلا و دا بعد دانے کے کئی روز
جو پوچھے شیردم کا مجھسے احوال
نہ چھوٹے گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا
یقین ہی یون کئی دن جو کریگا
چھڑک نوطون پہ اسکے دن مین دو بار
یقین ہی اسکے بچے خوب ہونگے
پر اس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑیو مت
اگر چاہئے کہ گھوڑی لاوے آتنگ
برابر دونون چیزین سیر بھر روز

دہی کے بدلے سرکہ ڈال دیجو
کبھی پھر ہو مصالح بھی نہ درکار
شتاب اسمین سے بھون آدھی نہ کر دیر
دیا کر بعد دانے کے دل افروز
کہ ہی گھوڑے کے حق مین یہ بہت نیک
کھلا دے سب کو دانے مین ملا کر
علاج اسکا مجرب ہی یہ پڑھ جا
پیا پی ابن عمل کو تین دن کر
رکھ اوپر اسکو اوپر کھینچ پھر تنگ
تو پھر کر یہ مجرب تو دوا ہی
چھڑک نون اوپر وہ تو دے کہ ہو ٹھیک
تو لازم ہی کہ دھیان اوپر دھرے تو
کرے گر فائدہ تو اور دیجو
منگا بازار سے سوکھے ہوے پان
کہ تا اچھا ہو جلدی اے دل افروز
تو پہچان اسکی کہدون تجھسے فی الحال
تو کر بیڈول جو لنگ جلے جوڑا
تو وہ گھوڑا ترا پہنا رہے گا
کہ تا شہوت تو اسکی کم ہو اے یار
ہر اک دل کو وہی مرغوب ہونگے
کہ جسکی فرج لمبی ہو نہایت
تو اسکا بھی بتاؤن مین تجھے ڈھنگ
کھلانا تین دن تک اے دل افروز

دیا باسی اُسے روٹی کھلانا
وگرنہ ابتدا مین ای سخنور
وے پیٹ اُسکا جو ہیچ نہ رہنا جائے
اگر گھوڑی تری بچہ جنے آج
چھڑادے اُسپہ گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لینا یہ گھی دینے لگے جو
کہ جتنا اُسکا ہووے سخت بھائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اُسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو پیس جانی
رگڑ اُس جنگین اور پانی کو ہر روز
اُسے اکثر ہی مین نے آزمایا
ملاوے تھوڑی سجی اور چونا
اگرچہ تجھکو ہو یہ بات منظور
لگانا تیل اور سیندور اُسپر
تو پھر سیدھے نکل آوین وہان بال
تو گھسکر بال وانکے پھینک دیکھو
یقین ہو وانکے نکلین بال ہمرنگ
پھر اُسکے بعد دے پچھنے یہ گھر
اُسے تو ڈال رکھ پانی کے اندر
ملا پھر بول مین انسان کے اُسکو
جو سوجے پانون گھوڑے کا نہایت
لگایا کر اُسے اُس جا پہ ہر روز

کہ ممکن ہی اُسے آلنگ لانا
نہین ہونے کی گابھن وہ مقرر
تو لازم ہی کہ کم دانہ کھلائے
تو پھر آلنگ کی ہی وہ نہ محتاج
نہ رکھ اُسکو زیادہ پیٹ کے دن
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہو
اور اُس بچہ مین قوت ہو سوائی
کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار
تو بس فی الفور اُسے آرام آئے
تو اُسکی سُن دوا مجھسے زبانی
تو اُن داغون کے اوپر ای دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اُسمین آیا
ملا پانی پھر ان دونون مین دونا
کہ گھوڑے کی گردن شہ بھونری کو دین دور
نکل آوینگے بال اُس جا برابر
نہین رہنے کا کچھ بھونری کا جنجال
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہو ہرگز تو اُنکو دیکھ کر تنگ
کہ خون ایسا ہو جاری جو نہ ٹھہرے
کہ تا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا پچھنون کے اوپر پھر اُسے تو
تو کچھ زنہار تو گھبرا اُسوقت
کہ اچھا تا وہ ہو جلدی ای دل افروز

جب آلنگ اُسکی آخر ہونے پر آئے
وگر اُسکا تجھے بچہ ہی لینا
سبب یہ ہی کہ دب جاویگا بچا
جہیتی مین چھوڑ گھوڑا اُسپہ ای یار
وے نزدیک جب جننے کے آوے
اور اب تعداد اُسکی سُن نے مجھسے
وگر چاہے کہ ہو موقوف آلنگ
کسی کا گر کہین جل جاے گھوڑا
ہی انسان کی بھی ہی دوا یار
کہ بینگن کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہو بیس دن مین اچھے یار
اگر چاہے تجھے گت جلے پیارے
کئی دن پی پہ ری اُسپر اُسے دھر
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت ای دوست
کچھ اُسمین ذرہ رہ جاوے خلل گر
کبھی جی مین ترے یہ بات گر آئے
لگایا کیجو اُسپر خشک ہلدی
جو ہو پشتنگ کسی کے یا کہ چاوشل
بہت سی پھر لگا کر آگ کی دوست
بقدر احتیاج اُسمین سے گرے
بندھا رکھا اُسپر اُسکو رات دن اور
منگا کر بھنگری اور بھون کر پہان
دیا سیسے کا اک موٹا کر ڈال

جب اُسپر چاہیے گھوڑا تو چھوڑوائے
تو دن دو دین اُسے دانہ دینا
دیا گر ہی پڑیگا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہی کہ اُسکو گھی کھلاوے
پیا پی گھی اُسے چالیس دن دے
تو پھر مین جو کہون سو کر تو نہ تنگ
تو زخم اُسکا بہت ہو یا ہو تھوڑا
مکرر آزمایا ہی یہ سو بار
بل اُسکو ہاتھ سے تو خوب فی الحال
وہ داغ اُسکے نہین رہنے کے زنہار
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر گردن کے برابر
وہاں کا اُسترے سے کاٹ دے پوست
تو پھر اُسپر دوبارہ وہ عمل کر
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جاے
تو پھر نکلین وہان کے بال جلدی
تو مونڈ اُسکے بالون کو تو اول
اُتار اُس جڑ کے اوپر سے تو وہ پوست
اُسے پھر کوٹ کر تیار کر لے
یونہین کر سات دن تک اور تو غور
ملا سکے مین اُسکو ای مری جان
کہ دُکھ اُسکے بوجھ سے تا ہو وہ پامال

اگر رہین یہ نسخے آزمائے
اسے ملکر وہین گڑ مین کھلاوے
و یا لے گیرو اور لے کالی مرچین
ولیکن دونون چیزین جب یہ و بنا
تو رکھ کپڑے کی گدی اُسپہ کرکر
کسی گھوڑے کے گر ہوجاے بدنام
منگا نصف اُسکی مرچین سرخ ایجان
کھلا اُتنا سحر اور اُتنا ہی شام
و یا تل اور بھلاوان تو اُسے دے
کھلا چالیس دن تک اِس قدر روز
اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
یقین ہے اُس سے برساتی بھی ہو دور
تو اُسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
و یا منگوائے کالی زیری ای یار
یہی کہتے ہین جتنے ہین مبصر
مدام ای یار اجوائن منگا کر
جو برشاتی کسی گھوڑے کے ہو یار
یقین ہے یہ کئی دن مین گیا ای یار

اسی خاطر تجھے مین کہے رُ
کہ تاپتی کو وہ بالکل ہٹاوے
بہت سا کوٹ تار ہوین نہ کرچین
تو آدھی پاؤ ان دونون کو لینا
ولیکن خوب اُسے پانی مین تر کر
تو پھر جو مین کہون تو کر وہی کام
اُنھین بھی کوٹ کرکر کے کپڑ چھان
وے جبتک کھلا تب تک ہو آرام
مساوی دونون چیزونکو وے دے
ولیکن تل ہون کالے ای دل افروز
دوا دونون مرض کی ہے یہی کر
کھلادے تو اگر اُسکو بدستور
تو ہووہ بند گر ہو خون کا نالا
بتایا مین نے آگے تو ہی مختار
کئی اک روز اُن فوطون کے اوپر
لگا پانی مین پسوا کر کئی بار
مرض ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر
کھلا دانے کے اوپر دو ٹکے بھر
تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار
وہ برساتی نہین رہنے کی زنہار

اگر اُچھلے کسی گھوڑے کے ہٹی
نہ زن اسکا کچھ سننے مین آیا
کھلا دینا یہ دو ورس بھی بدستور
کسی گھوڑے کی جاوے باچھ کرمبا
نہ ہو جبتک یہ اچھا یو نہین کرنا
سہجنے کی تو لے دو پیسہ بھر چھال
بہم ان دونون چیزون کو ملادے
مجھے اک آشنا نے ہی بتایا
تجھے مین وزن سے کردون خبردار
کچل کر خوب دونون کو ملانا
جو زہر ہی تو وہ ہوتا ہی اگاڑی
نہ ہو گر زخم سے گھوڑے کے خون بند
و یا اُسپر سہاگہ پیس کر ڈال
جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
ولیکن ٹھنڈھے پانی مین لگانا
وے لیپ اُسکا کرنا گرم کرکر
جو گھوڑا اگر کوئی پیتا ہو پانی
یقین ہے کھینچ کر پانی وہ پیوے
سنگھاڑا رس مین لیمون کے رگڑ کر
رکھے دل سے اگر میری طرف کان

تو پھر جب کسیلی مین ہو نہ چھتی
اسی خاطر نہین بیان کہ سنایا
کہ ہو جاوے خلل تپی کا سب دور
مبصر سارے کہتے ہین اسے زک
ہمیر گدی اُسپر ترہی دھرنا
اُسے بس کوسکر باریک کر ڈال
ملا کر پھر مہیلے مین کھلا دے
یہ نسخہ ہی اُنھون نے آزمایا
ٹکے دو بھر سرا کے اُنمین سے ہو یار
سحر پیش از نہاری کے کھلانا
جو مادہ ہی تو ہی اُسکے پچھاڑی
تو پھر سیر اکما مان ای خردمند
کہ بس ہو وہ لہو بند اُسکا فی الحال
تو سن مجھ سے نہ کر کچھ آہ و زاری
مفصل کہہ دیا مت بھول جانا
سراسر روز اُن فوطون پہ بھر کر
تو سن ترکیب اُسکی مجھ سے جانی
رہے پھر خوب اور خوش وقت جیوے
کئی باری لگا ہر روز اُسپر
تو کہ دون تجھے برساتی لے پہچان
وہ برساتی ہے تو اُس سے بہت ڈر

ترکیب راتب حلوا و کھیر

غرض جو چپ رہے برسات بھر نر
لگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
چڑھا دے گھی تو اک باسن مین جلدی

اور اُتنی ہی تو پسوا ہلدی ای یار
بھنے تا خوب اول سب سے ہلدی

پھر اُتنی ہی تو ادرک کوٹ باریک
پھر اُسمین میتھی اور ادرک کو تو ڈال

کر اُتنی ہی تو میتھی پیسکر ٹھیک
وے اُنکو بہت سا کیجیو لال

ملا پھر پانچ سیر اُسمین مٹھائی — اٹدیل اک دودھ دس سیر اُسمین بھائی

بڑھانا رفتہ رفتہ سیر بھر تک — کہ ہے اکسیر یہ حلوا ...

جو سارے جاڑے تو یونہین کھلادے — تو گھوڑا تجھکو ...ک عالم دکھادے

کبھی بیمار جو گھوڑا کیا تھا — تو مین نے یہ مہینون تک دیا تھا

اسے رکھ سب یہ حلوا سا بنا کر — دیا کر پاؤ بھر پانی ملا کر

بنانا یونہین پھر جب ہو چکے یار — نہین ہے کچھ بتانا تجھکو درکار

قسم ہے کیا عجائب ہے یہ نسخہ — بہت نادر غرائب ہے یہ نسخہ

وگر چاہے کہ تو گھوڑے کو دے کھیر — تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر

ترکیب دادن کھیر

مہیلا موٹھ کا پکوا اسلوا — پھر اُسکو دودھ کے اندر تو ملوا

پکے جب خوب تب اُسکو چبانا — عوض دانے کے اُسکو بھی کھلانا

ملا کر اُسمین پھر جلدی مٹھائی — دوبارا آنچ پر رکھ میرے بھائی

جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو — کہ بس اُسکو فقط پانی مین دیجو

نہین ہے وزن کی کچھ اُسکے درکار — تو جتنا پاوے موقع اتنی دے یار

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

مجھے کہنی تھی جو جو بات منظور — کیا اُن سبکو نظم اپنے بقدور

جو دیکھے غور سے تو اے خردمند — تو دریا کو کیا کوزے مین ہے بند

کیا ہے بیس ورقون مین کہکے مرقوم — رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم

کچھ اوپر تھا مرا چالیس سے سن — کہا تھا مین نے اس نسخے کو جسدن

ہزار اسکے ہین پورے شعر بھائی — تجھے گنتی بھی مین نے کہ سنائی

کیا پھر مختصر اُسکو بشدت — کہ تا ہو لکھنے پڑھنے مین نہ دقت

وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے — سو مین نے تجھکو سب وہ کہ سنائے

اگر پوچھے کوئی ہجری تھے کے برس — تو کہیو تھے اک ہزار اور دو سو اور دس

فرسنامہ یہ پہونچا جب باتمام — فراست نامۂ رنگین رکھا نام

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدا کا کہ اِن دنون مین رسالہ **فرسنامۂ رنگین** کہ تصنیف شہسوار جولانگاہ کمالات فن و ہنر **میان سعادت یار خان رنگین** دہلوی کا ہے جو ہر فن کے اُستاد تھے خصوص فن سالوتری مین شہرۂ آفاق تھے اہل فن اُنکے نام سے کان پکڑتے ہین۔ یہ رسالہ کیا ہے دریا کوزہ مین سمایا ہے۔ گھوڑون کے رنگ بھونری یمن اور نحس اور گھوڑون کے کھیٹ کہ کس کھیت کا گھوڑا اچھا ہوتا ہے اور کس کھیت کا بُرا تمام بیماریون گھوڑون کے نام اور اُنکی شناخت اور اُنکا علاج کس اختصار اور کس لطف سے موزون کیا یہ رسالہ ایسا مقبول ہے کہ بکثرت بارہا چھپا بڑی رغبت و خواہش سے بکا اب چوبیسوین بار چھپنے کی نوبت آئی ہے کہ حسب خواہش خریداران **مطبع نامی منشی نولکشور** بمقام لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب **منشی پراگ نرائن** صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ دسمبر ۱۹۰۲ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۲۰ ہجری حلیۂ پوشش انطباع ہو اللہ تعالیٰ مطبوع عالم فرماوے۔